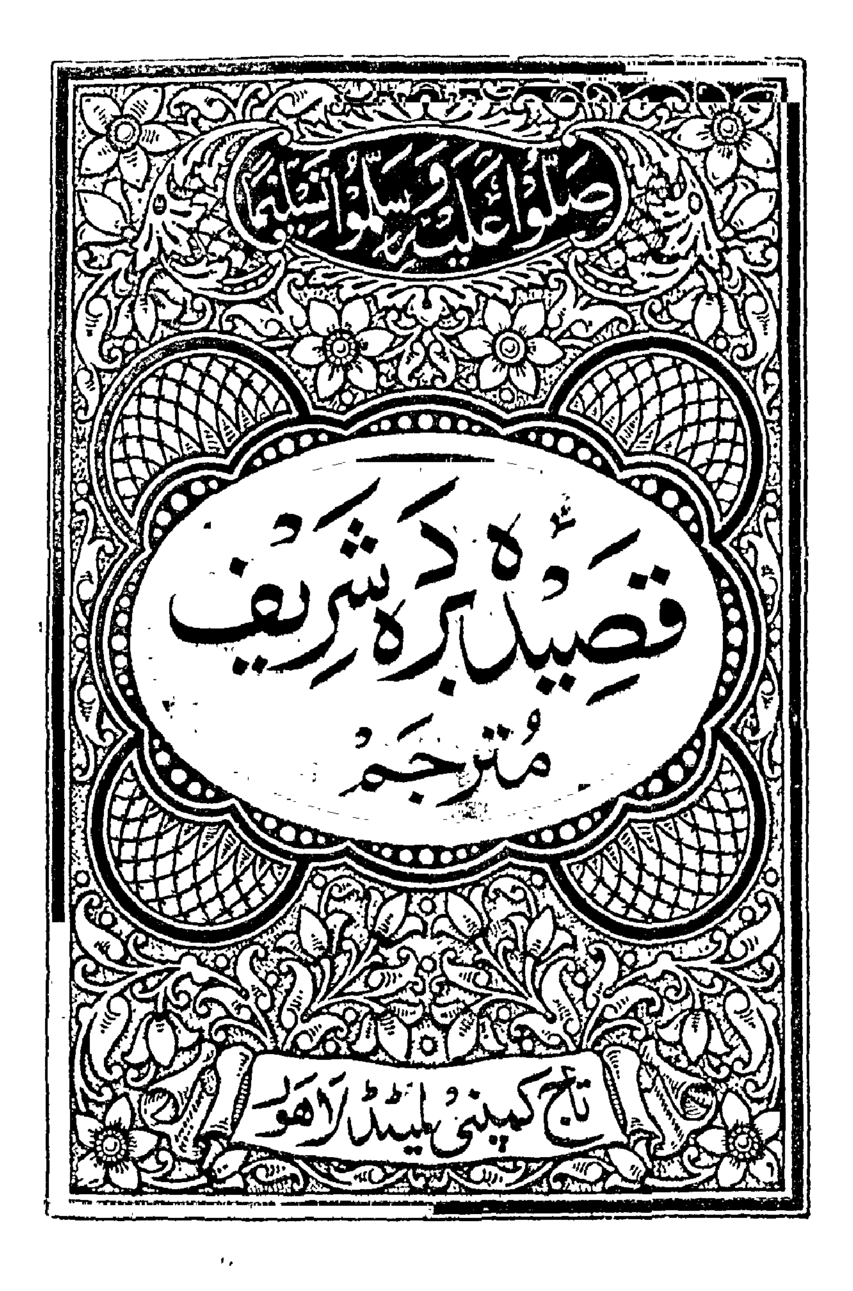
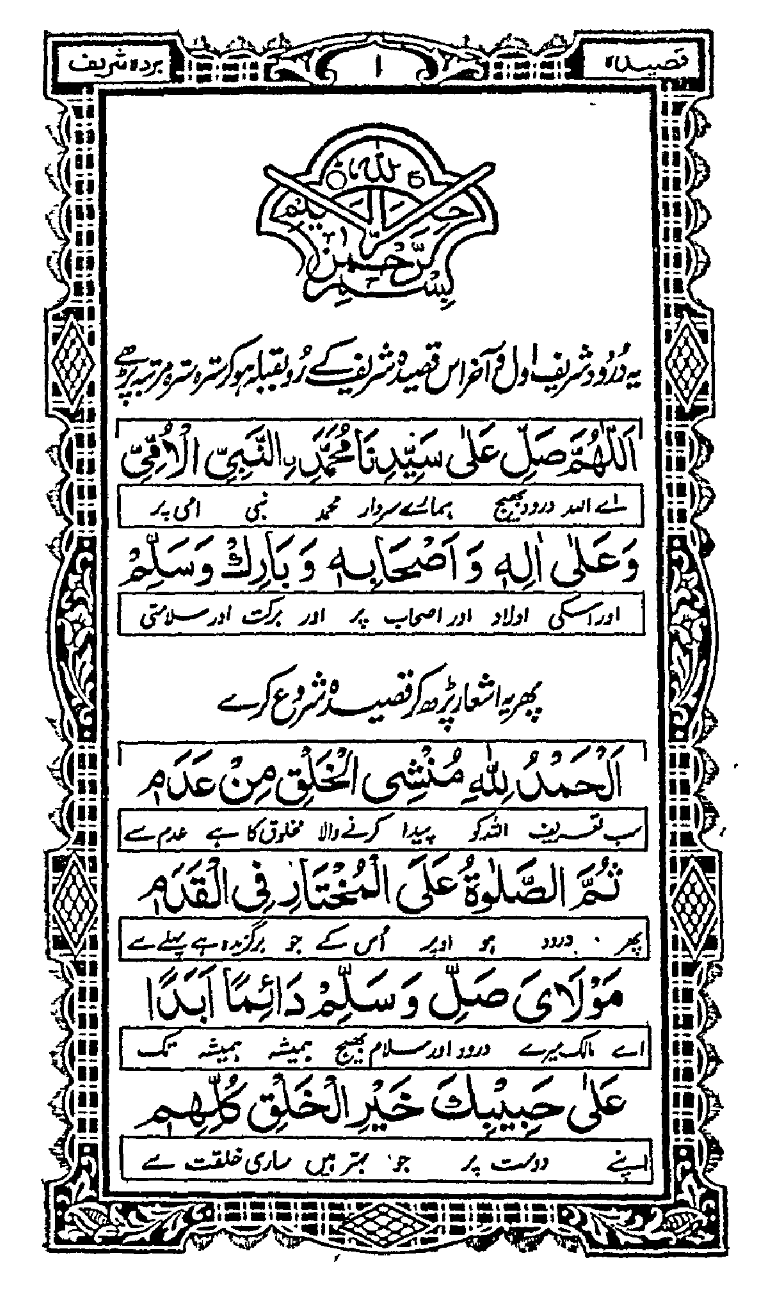

صلوا علیہ وسلموا تسلیما
قصیدہ شریف
مترجم
تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور



بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ درود شریف اول و آخر اس قصیدہ شریف کے رو بقبلہ ہو کر سترہ سترہ مرتبہ پڑھے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

اے اللہ درود بھیج ہمارے سردار محمد نبی امی پر

وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

اور اسکی اولاد اور اصحاب پر اور برکت اور سلامتی

پھر یہ اشعار پڑھ کر قصیدہ شروع کرے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مُنْشِی الْخَلْقِ مِنْ عَدَمٍ

سب تعریف اللہ کو پیدا کرنے والا مخلوق کا ہے عدم سے

ثُمَّ الصَّلٰوۃُ عَلَی الْمُخْتَارِ فِی الْقِدَمِ

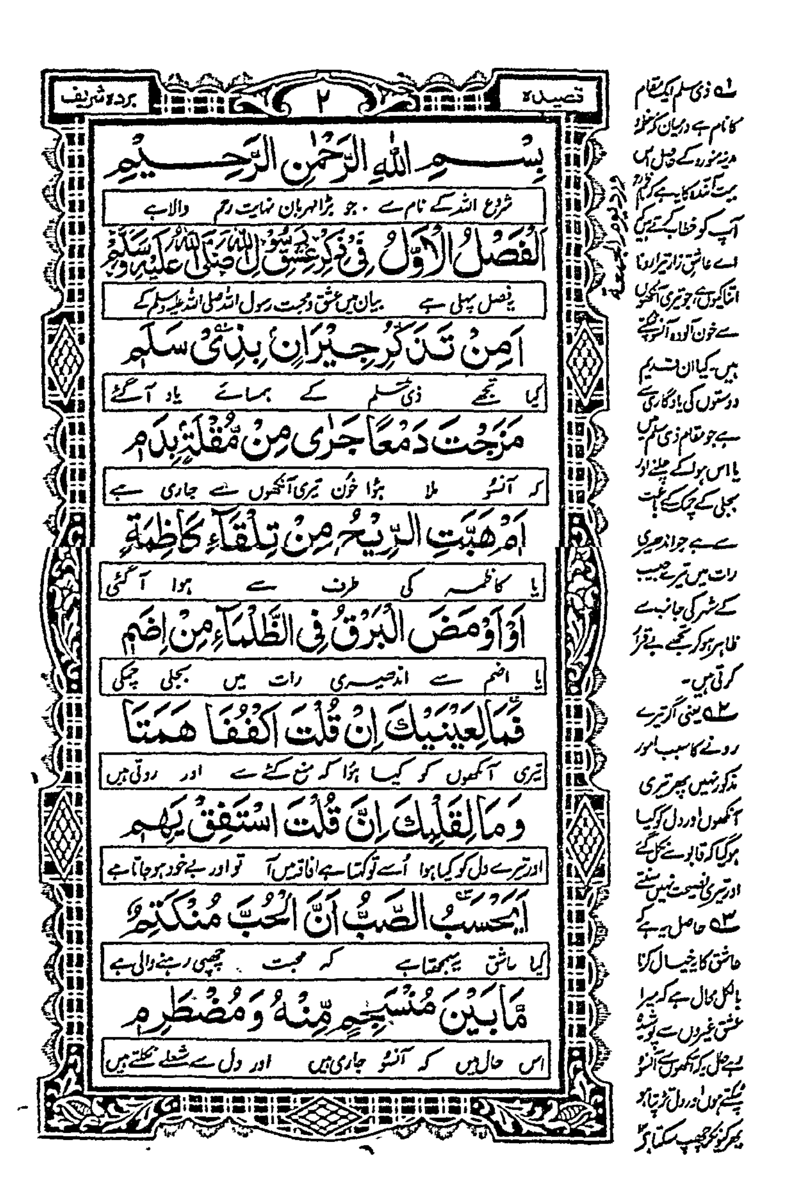
پھر درود ہو اوپر اس کے جو برگزیدہ ہے پہلے سے

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

اے مالک میرے درود اور سلام بھیج ہمیشہ ہمیشہ تک

عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

اپنے دوست پر جو بہتر ہیں ساری خلقت سے



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے ۔ جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِیْ ذِکْرِ عِشْقِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

یہ فصل پہلی ہے بیان میں عشق و محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

اَمِنْ تَذَکُّرِ جِیْرَانٍ بِذِیْ سَلَمٍ

کیا تجھے ذی سلم کے ہمسائے یاد آ گئے

مَزَجْتَ دَمْعًا جَرٰی مِنْ مُّقْلَۃٍ بِدَمٍ

کہ آنسو ملا ہوا خون تیری آنکھوں سے جاری ہے

اَمْ هَبَّتِ الرِّيْحُ مِنْ تِلْقَآءِ كَاظِمَةٍ

یا کاظمہ کی طرف سے ہوا آ گئی

اَوْ اَوْمَضَ الْبَرْقُ فِی الظَّلْمَآءِ مِنْ اِضَمٍ

یا اضم سے اندھیری رات میں بجلی چمکی

فَمَا لِعَيْنَيْكَ اِنْ قُلْتَ اكْفُفَا هَمَتَا

تیری آنکھوں کو کیا ہوا کہ منع کئے سے اور روتی ہیں

وَمَا لِقَلْبِكَ اِنْ قُلْتَ اسْتَفِقْ يَهِمِ

اور تیرے دل کو کیا ہوا اُسے تو کہتا ہے افاقہ میں آ تو اور بے خود ہو جاتا ہے

اَيَحْسَبُ الصَّبُّ اَنَّ الْحُبَّ مُنْكَتِمٌ

کیا عاشق یہ سمجھتا ہے کہ محبت چھپی رہنے والی ہے

مَا بَيْنَ مُنْسَجِمٍ مِّنْهُ وَمُضْطَرِمِ

اس حال میں کہ آنسو جاری ہیں اور دل سے شعلے نکلتے ہیں

ف۱ ذی سلم ایک مقام کا نام ہے درمیان کہ معظمہ و مدینہ منورہ کے جس میں بیت آئندہ کا یہ ہے کہ ناظم آپ کو خطاب کرتے ہیں کہ اے عاشق زار تیرا رونا اتنا کیوں ہے جو تیری آنکھوں سے خون آلودہ آنسو ٹپکتے ہیں۔ کیا ان قدیم دوستوں کی یادگاری سے ہے جو مقام ذی سلم میں یا اس ہوا کے چلنے اور بجلی کے چمک کے باعث سے ہے جو اندھیری رات میں تیرے حبیب کے شہر کی جانب سے ظاہر ہو کر تجھے بے قرار کرتی ہیں۔

ف۲ یعنی اگر تیرے رونے کا سبب امور مذکور نہیں پھر تیری آنکھوں اور دل کو کیا ہو گیا کہ قابو سے نکل گئے اور تیری نصیحت نہیں سنتے

ف۳ حاصل یہ ہے کہ عاشق کا یہ خیال کرنا بالکل محال ہے کہ میرا عشق غیروں سے پوشیدہ ہے حالانکہ آنکھوں سے آنسو ٹپکتے ہوں اور دل تڑپتا ہو پھر کیونکر چھپ سکتا ہے۔



لَوْلَا الْهَوٰى لَمْ تُرِقْ دَمْعًا عَلٰى طَلَلٍ

اگر تو عاشق نہ ہوتا تو ٹیلوں پر نہ روتا

وَلَا اَرِقْتَ لِذِكْرِ الْبَانِ وَالْعَلَمِ

اور درخت بان اور علم کے ذکر سے بیتاب اور بے قرار نہ ہوتا

فَكَيْفَ تُنْكِرُ حُبًّا بَعْدَ مَا شَهِدَتْ

عشق کا انکار تو کیونکر کر سکتا ہے جب تجھ پر گواہی دے دی

بِهٖ عَلَيْكَ عُدُوْلُ الدَّمْعِ وَالسَّقَمِ

دو سچے گواہوں نے کہ وہ آنسو اور بیمار ہونا ہے

وَاَثْبَتَ الْوَجْدُ خَطَّيْ عَبْرَةٍ وَّضَنًى

اور ثابت کر دیئے، عشق نے دو خط آنسوؤں اور لاغری کے

مِثْلَ الْبَهَارِ عَلٰى خَدَّيْكَ وَالْعَنَمِ

تیرے رخساروں پر مانند گل زرد اور شاخ سُرخ کے

نَعَمْ سَرٰى طَيْفُ مَنْ اَهْوٰى فَاَرَّقَنِيْ

ہاں سچ ہے مجھے اس کا خیال آگیا جسے میں چاہتا ہوں اس لئے مجھے رقت ہوئی

وَالْحُبُّ يَعْتَرِضُ اللَّذَّاتِ بِالْاَلَمِ

اور محبت لذتوں کو درد سے بدل دیتی ہے

يَا لَائِمِيْ فِي الْهَوٰى الْعُذْرِيِّ مَعْذِرَةً

اے مجھے ملامت کرنے والے عشق میں مجھے معذور رکھ

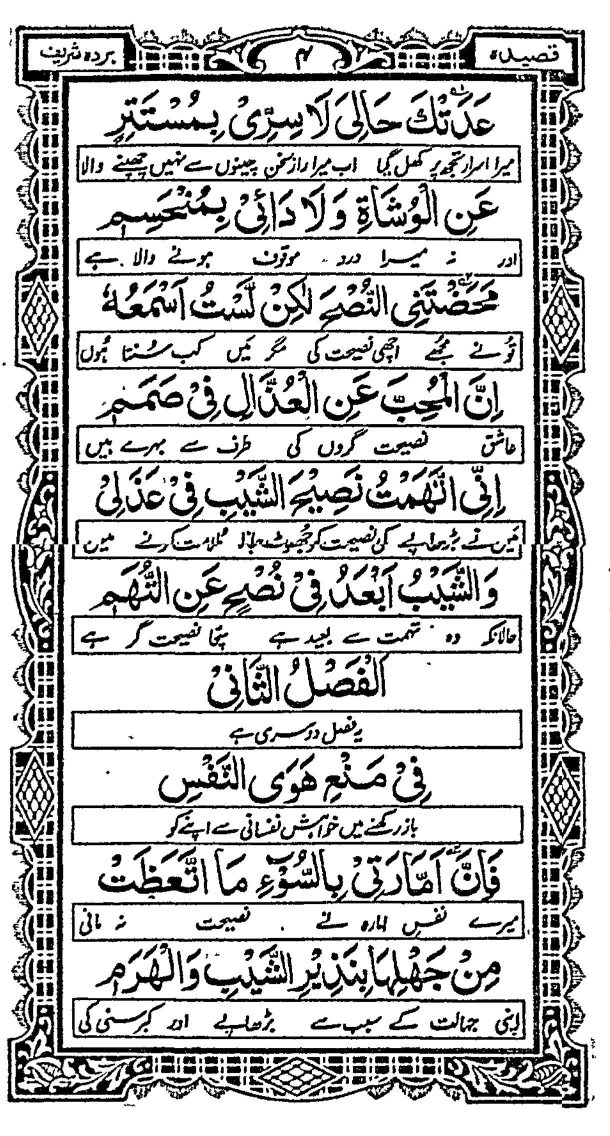
مِنِّيْ اِلَيْكَ وَلَوْ اَنْصَفْتَ لَمْ تَلُمِ

اور تو جو منصف ہوتا تو مجھے ملامت نہ کرتا

سلہ حاصل اس کا اور البعد کا یہ ہے کہ آنسو اور لاغری جب تیرے عشق پر گواہی دے چکے اور دو خط کہ گل بابونہ اور گلنار کے مشابہ تیرے رخساروں پر کھینچ دیے تو اب عشق سے انکار کرنا محض بے کار ہے

سلہ یہ بیت ارتقی ہے ۱۲

سلہ جب سائل نے راستے انکار کے بند کر دیئے لاچار عاشق نے عشق کا اقرار کیا اور کہا ہاں سچ ہے ۔



عدتك حالى لا سرى بمستتر

میرا اسرار تجھ پر کھل گیا اب میرا راز سخن چینوں سے نہیں چھپنے والا

عن الوشاة ولا دائى بمنحسم

اور نہ میرا درد موقوف ہونے والا ہے

محضتنى النصح لكن لست اسمعه

تو نے مجھے اچھی نصیحت کی مگر میں کب سنتا ہوں

ان المحب عن العذال فى صمم

عاشق نصیحت گروں کی طرف سے بہرے ہیں

انى اتهمت نصيح الشيب فى عذلى

میں نے بڑھاپے کی نصیحت کو جھوٹا جانا ملامت کرنے میں

والشيب ابعد فى نصح عن التهم

حالانکہ وہ تہمت سے بعید ہے سچا نصیحت گر ہے

الفصل الثانى

یہ فصل دوسری ہے

فى منع هوى النفس

باز رکھنے میں خواہش نفسانی سے اپنے کو

فان امارتى بالسوء ما اتعظت

میرے نفس امارہ نے نصیحت نہ مانی

من جهلها بنذير الشيب والهرم

اپنی جہالت کے سبب سے بڑھاپے اور کبرسنی کی

ف۱ عاشق بیچارہ اپنے راز پوشیدہ کے کھل جانے پر حسرت کرکے کہتا ہے کہ جب میرا راز تجھ پر کھل گیا تو چغلخوروں پر بھی کھل جائے گا۔ اور مرض عشق مجھ سے نہیں دور ہونے کا اگر جاتا رہتا تو البتہ راز میرا پوشیدہ رہتا۔

ف۲ حاصل اس بیت کا اور مابعد کا یہ ہے کہ اگرچہ تیری نصیحت سچی ہے لیکن میں کب سنتا ہوں کیونکہ عاشق اپنے اختیار میں نہیں رہتا مگر جب میں نے بڑھاپے کی نصیحت نہ مانی کہ اس کی نصیحت میں کسی قسم کی بدگمانی بھی نہیں تھی پس تیری نصیحت کہ محض زبانی ہے کیونکر سنوں۔

ف۳ حاصل ان ہر سہ بیت کا یہ ہے کہ ناشائستہ کام جو مجھ سے صادر ہوتے ہیں یہ میرے نفس سرکش کی شامت سے کیونکہ وہ بسبب اپنی نادانی کے میرے ان سچے ناصح یعنی سفید بالوں کی نصیحت کو قبول نہیں کرتا (بقیہ بر صفحہ آئندہ)



وَلَا أَعْدَدْتُ مِنَ الْفِعْلِ الْجَمِيْلِ قِرٰى

اور میں نے ان کی مہمانی نہ کی اچھے عملوں سے

ضَيْفٍ أَلَمَّ بِرَأْسِيْ غَيْرَ مُحْتَشِمِ

ایسا مہمان جو میرے سر پر آیا اور میں نے اس کی توقیر نہ کی

لَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنِّيْ مَا أُوَقِّرُهٗ

اگر میں جانتا کہ میں ایسے مہمان عزیز کی توقیر نہ کروں گا

كَتَمْتُ سِرًّا بَدَا لِيْ مِنْهُ بِالْكَتَمِ

تو جو میرا راز کھل گیا ہے اُسے چھپاتا میں خضاب سے

مَنْ لِّيْ بِرَدِّ جِمَاحٍ مِّنْ غَوَايَتِهَا

اب ایسا کون ہے جو میرے نفس سرکش کو سرکشی سے باز رکھے

كَمَا يُرَدُّ جِمَاحُ الْخَيْلِ بِاللُّجُمِ

جیسے گھوڑوں کو لگام سے روک لیتے ہیں

فَلَا تَرُمْ بِالْمَعَاصِيْ كَسْرَ شَهْوَتِهَا

تو گناہوں سے نفس کی آرزو میں نہیں توڑ سکتا

إِنَّ الطَّعَامَ يُقَوِّيْ شَهْوَةَ النَّهِمِ

کیونکہ کھانا تو اور قوت دیتا ہے اشتہا کو

وَالنَّفْسُ كَالطِّفْلِ إِنْ تُهْمِلْهُ شَبَّ عَلٰى

اور نفس تو مانند بچے کے ہے جب تک اُسے دُودھ پلائے جاؤ گے

حُبِّ الرَّضَاعِ وَإِنْ تَفْطِمْهُ يَنْفَطِمِ

پیے جائیگا اور جب چھوڑا دوگے تو چھوڑ دے گا

(بقیہ صفحہ گذشتہ) اور اس کو معزز و محترم نہیں جانتا یعنی کاش اگر میں جانتا کہ مجھ سے ان سفید بالوں کا حق ادا نہیں ہوگا تو میں ان کی سفیدی کو بالکل ظاہر نہ کرتا بلکہ اس کو وسمہ یا خضاب سے چھپاتا اب کیا فائدہ کہ تدبیر کام کی ہاتھ سے جاتی رہی اب سوائے رہبر کے کوئی صورت نجات کی نہیں ۱۲

۱؎ یعنی کوئی ایسا معین اور مددگار نہیں کہ مجھ کو نفس کی گمراہی سے نجات دے مگر آنحضرت صلعم کہ جن کے مدح کرنے میں میں مشغول ہوں ۱۲

۲؎ یعنی یہ خیال مت کر کہ نفس بہت گناہ کرنے سے خود بخود اپنی خواہشوں سے ہٹ جائے گا بلکہ نفس حریص کی مانند جب کہ طعام دیکھتے ہی اس کی حرص زائد ہو جاتی ہے گناہوں سے باز نہیں آتا بلکہ زیادہ مرتکب گناہوں کا ہوتا ہے

۳؎ بچے کے ساتھ نفس کی تشبیہ دینے سے (بقیہ بر صفحہ آئندہ)



فاصرف هواها وحاذر أن تُولّيهُ

اس کو اس کی آرزوؤں سے روک اور خبردار اس پر حرص و ہوا کو غالب ہونے دیجیو

إنّ الهوى ما تولّى يُصمِ أو يَصِمِ

جہاں حرص و ہوا غالب ہوتی ہے تو مار ڈالتی ہے یا عیب ناک کر دیتی ہے

وراعِها وهي في الأعمال سائمةٌ

اور اس کی نگہبانی کر کہ مانند جانور چرنے والے کے ہے

وإن هي استحلت المرعى فلا تُسِمِ

اور اگر وہ چراگاہ کو لذیذ جانے تو اس کو چرنے نہ دے

كم حسّنت لذّةً للمرء قاتلةً

اس نفس نے بارہا لذت کو اچھا سمجھا اور وہ انسان کے لئے قاتل ہوئیں

من حيث لم يدرِ أنّ السمّ في الدسمِ

کیونکہ اس نے نہ جانا کہ چکنائی میں زہر ہے

واخشَ الدسائسَ من جوعٍ ومن شبعٍ

اور خوف کر بری چیزوں سے جو بھوکے رہنے اور پیٹ بھرے ہونے سے

فربّ مخمصةٍ شرٌّ من التُّخَمِ

پیدا ہوتی ہیں اور اکثر بھوکا رہنا برا ہوتا ہے بہت کھا لینے سے

واستفرغِ الدمعَ من عينٍ قد امتلأت

اور قصداً فرغ کر آنسو ان آنکھوں سے جو بھر گئی ہیں

من المحارم والزم حمية الندمِ

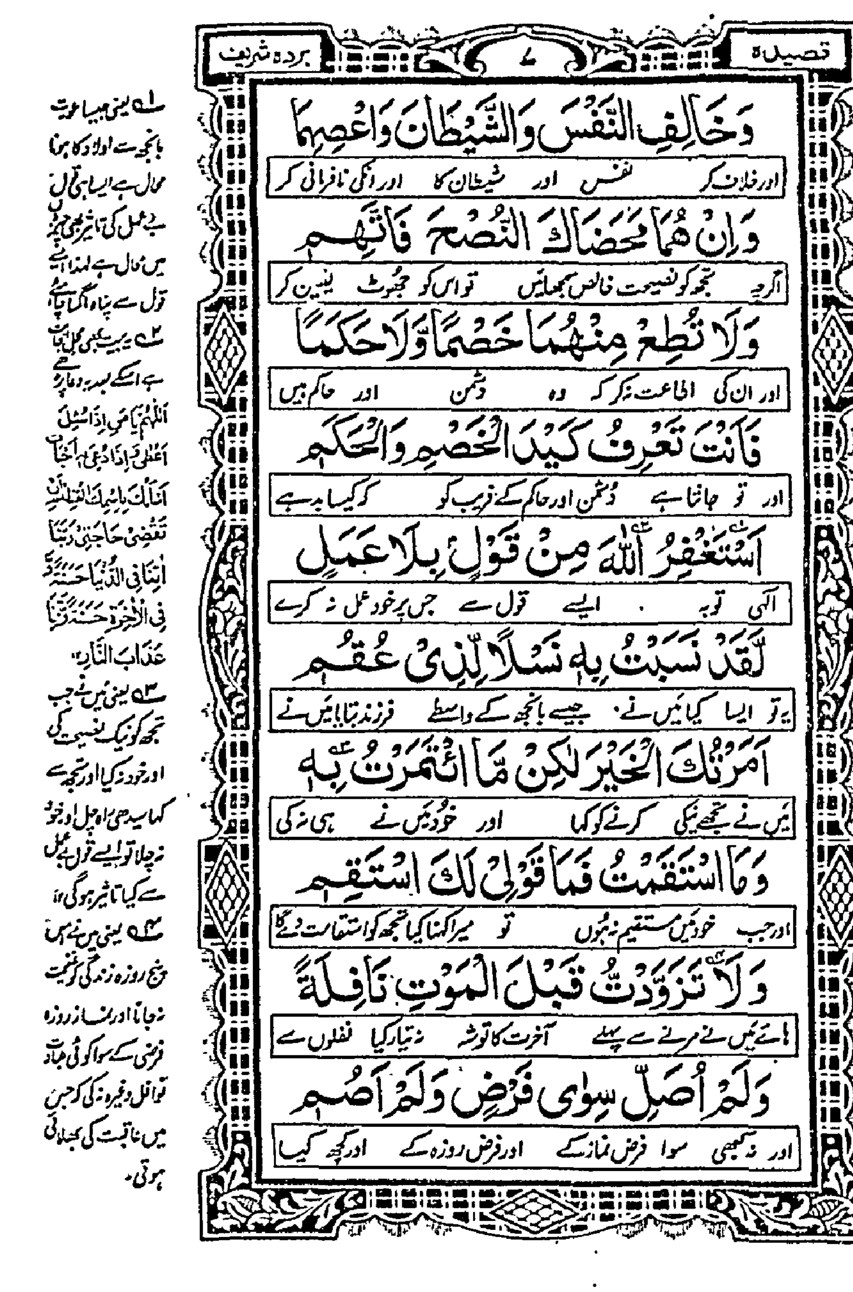
حرام سے اور اپنے پر فرض جان نگہبانی آنکھوں کی حرام سے

(بقیہ صفحہ گذشتہ) یہ غرض ہے کہ اگرچہ اپنی خلقت کے اعتبار سے سرکش ہے لیکن بچوں کی طرح تعلیم کی صلاحیت رکھتا ہے پس اس کا خیال اچھے کاموں کی طرف ڈالنا چاہئے ۱۲

ل یعنی اگر نفس سے ایسے کام صادر ہوں جیسے عجب وغیرہ یا تو اسکو دوسرے کام میں مشغول کر کہ جس میں اس کی خواہش کو کچھ دخل نہ ہو کیونکہ بسا اوقات انسان بد کاموں کو نیک سمجھ کر کرنے لگتا ہے ۱۲

ل۲ یعنی بہت بھوک اور بہت کھانے دونوں سے ڈرنا چاہئے کیونکہ بہت کھانا اگرچہ غفلت کرتا ہے اور یاد خدا سے روکتا ہے لیکن بھوک بھی بدتر ہے کہ انسان کو بعض وقت کافر بنا دیتی ہے ۱۲

ل۳ یعنی تیری آنکھیں جو گناہوں سے پر ہیں انکو خوف الٰہی سے رونے کے ذریعے گناہوں سے روک اور خالی کر کیونکہ سوائے رونے کے کوئی چیز انکو گناہوں سے پاک کرنے والی نہیں ہے ۱۲



وَخَالِفِ النَّفْسَ وَالشَّیْطَانَ وَاعْصِہِمَا

اور خلاف کر نفس اور شیطان کا اور انکی نافرمانی کر

وَاِنْ ہُمَا مَحَضَاكَ النُّصْحَ فَاتَّہِمِ

اگرچہ تجھ کو نصیحت خالص سمجھائیں تو اس کو جھوٹ یقین کر

وَلَا تُطِعْ مِنْہُمَا خَصْمًا وَّلَا حَكَمًا

اور ان کی اطاعت نہ کر وہ دشمن اور حاکم ہیں

فَاَنْتَ تَعْرِفُ كَیْدَ الْخَصْمِ وَالْحَكَمِ

اور تو جانتا ہے دشمن اور حاکم کے فریب کو کہ کیسا بد ہے

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مِنْ قَوْلٍ بِلَا عَمَلٍ

الٰہی توبہ ایسے قول سے جس پر خود عمل نہ کرے

لَقَدْ نَسَبْتُ بِہٖ نَسْلًا لِّذِیْ عُقُمٍ

یہ تو ایسا کیا میں نے جیسے بانجھ کے واسطے فرزند بتایا میں نے

اَمَرْتُكَ الْخَیْرَ لٰكِنْ مَّا ائْتَمَرْتُ بِہٖ

میں نے تجھے نیکی کرنے کو کہا اور خود میں نے ہی نہ کی

وَمَا اسْتَقَمْتُ فَمَا قَوْلِیْ لَكَ اسْتَقِمِ

اور جب خود میں مستقیم نہ ہوں تو میرا کہنا کیا تجھ کو استقامت دےگا

وَلَا تَزَوَّدْتُ قَبْلَ الْمَوْتِ نَافِلَةً

ہائے میں نے مرنے سے پہلے آخرت کا توشہ نہ تیار کیا نفلوں سے

وَلَمْ اُصَلِّ سِوٰی فَرْضٍ وَّلَمْ اَصُمِ

اور نہ کبھی سوا فرض نماز کے اور فرض روزہ کے اور کچھ کیا

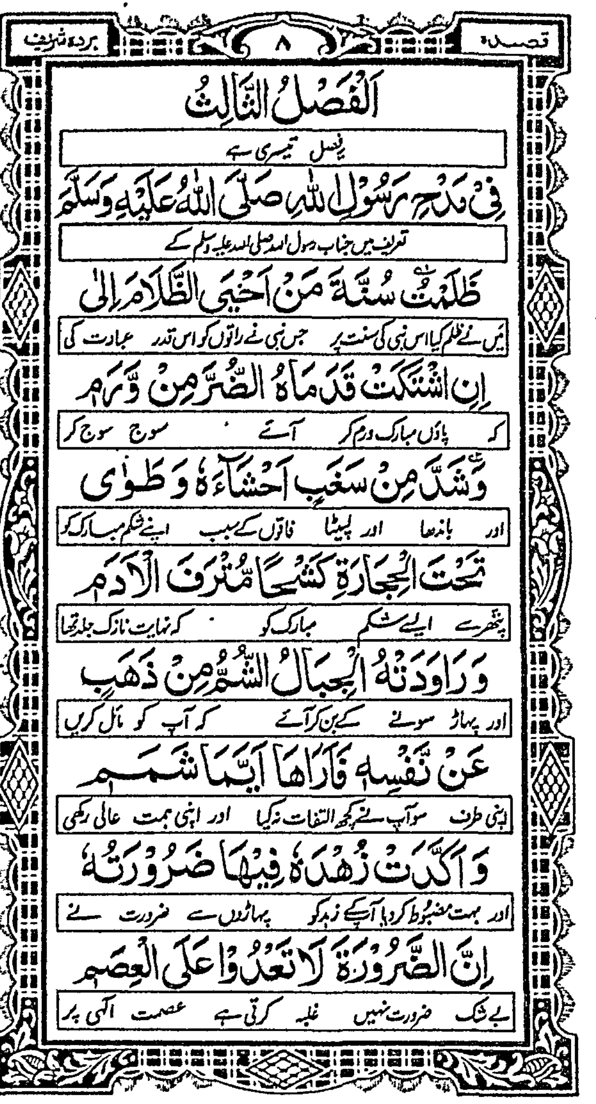
---

۱ یعنی جیسا عورت بانجھ سے اولاد کا ہونا محال ہے ایسا ہی قول بے عمل کی تاثیر بھی [illegible] میں محال ہے لہذا ایسے قول سے پناہ مانگا جاتا ہے

۲ یہ بیت بھی محل اجابت ہے اسکے بعد یہ دعا پڑھے اَللّٰہُمَّ یَا مَنْ اِذَا سُئِلَ اَعْطٰی وَاِذَا دُعِیَ اَجَابَ اَسْأَلُكَ بِاِسْمِكَ اَنْ تَقْضِیَ حَاجَتِیْ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

۳ یعنی میں نے جب تجھ کو نیک نصیحت کی اور خود نہ کیا اور تجھ سے کہا سیدھی راہ چل اور خود نہ چلا تو ایسے قول بے عمل سے کیا تاثیر ہوگی۔

۴ یعنی میں نے اس پنج روزہ زندگی کو غنیمت نہ جانا اور نماز روزہ فرض کے سوا کوئی عبادت نوافل وغیرہ کی کہ جس میں آخرت کی بھلائی ہوتی۔



اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری ہے

فِیْ مَدْحِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

تعریف میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

ظَلَمْتُ سُنَّۃَ مَنْ اَحْیَی الظَّلَامَ اِلٰی

میں نے ظلم کیا اس نبی کی سنت پر جس نبی نے راتوں کو اس قدر عبادت کی

اِنِ اشْتَکَتْ قَدَمَاہُ الضُّرَّ مِنْ وَّرَمٍ

کہ پاؤں مبارک ورم کر آئے سوج سوج کر

وَشَدَّ مِنْ سَغَبٍ اَحْشَاءَہٗ وَطَوٰی

اور باندھا اور لپیٹا فاقوں کے سبب اپنے شکم مبارک کو

تَحْتَ الْحِجَارَۃِ کَشْحًا مُّتْرَفَ الْاَدَمِ

پتھر سے ایسے شکم مبارک کو کہ نہایت نازک جلد تھا

وَرَاوَدَتْہُ الْجِبَالُ الشُّمُّ مِنْ ذَھَبٍ

اور پہاڑ سونے کے بن کر آئے کہ آپ کو مائل کریں

عَنْ نَّفْسِہٖ فَاَرَاھَا اَیَّمَا شَمَمٍ

اپنی طرف سو آپ نے کچھ التفات نہ کیا اور اپنی ہمت عالی رکھی

وَاَکَّدَتْ زُھْدَہٗ فِیْھَا ضَرُوْرَتُہٗ

اور بہت مضبوط کر دیا آپ کے زہد کو پہاڑوں سے ضرورت نے

اِنَّ الضَّرُوْرَۃَ لَا تَعْدُوْا عَلَی الْعِصَمِ

بے شک ضرورت نہیں غلبہ کرتی ہے عصمت الٰہی پر

۱؎ یعنی میں نے ایسے ذات مقدس کے راہ طریقہ کو چھوڑ دیا جو تمام رات عبادت الٰہی میں مشغول رہتے تھے حتی کہ پائے مبارک ورم کر آتے تھے۔

۲؎ حاصل اسکا اور بیت آئندہ کا یہ کہ چھوڑ دیا میں نے طریقہ انکا جو فاقوں کے باعث اپنے شکم پر پتھر باندھ لیتے تھے اور فاقوں کو رضائے الٰہی سمجھ کر خود ہی اختیار کیا تھا کیونکہ بڑے بڑے پہاڑ بحکم خدا آپکے سامنے سونے کے بن کر گئے انکو اپنی طرف متوجہ کرنے لگے لیکن آپ نے انکی طرف توجہ نہ کی۔

۳؎ حاصل اس بیت اور آئندہ کا یہ ہے کہ جتنی آپکی دنیوی ضرورتیں بڑھتی جاتیں اتنی ہی بلند ہمت سے ان سبھوں کی طرف سے بے التفاتی زائد ہوتی اس واسطے کہ کیسی ہی ضرورت ہو مگر عصمت الٰہی پر کبھی غالب نہیں ہوتی خصوصاً ایسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرورتیں دنیا کی طرف کب متوجہ کر سکتی ہیں کہ اگر اس عالم میں نہ تشریف لاتے تو دنیا بھی پیدا نہ ہوتی۔

وَكَيْفَ تَدْعُوْا إِلَى الدُّنْيَا ضَرُوْرَةُ مَنْ

اور کیونکر دنیا کی طرف مائل کرے ضرورت اس ذاتِ اقدس کو

لَوْلَاهُ لَمْ تَخْرُجِ الدُّنْيَا مِنَ الْعَدَمِ

کہ اگر نہ ہوتے تو دُنیا بھی نہ ہوتی

مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ

سو وہ کون محمد صلی اللہ علیہ وسلم دنیا و آخرت کے سردار

وَالْفَرِيْقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

اور جن و انسان کے سردار اور دونوں فریقوں عرب اور عجم کے

نَبِيُّنَا الْاٰمِرُ النَّاهِيْ فَلَا أَحَدٌ

ہمارے نبی ۔ امر معروف ۔ نہی منکر کرنے والے کوئی

أَبَرَّ فِيْ قَوْلِ لَا مِنْهُ وَلَا نَعَمِ

اُن سا سچا نہیں نہیں اور ہاں بولنے میں

هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِيْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهٗ

وہی ہیں اللہ کے ایسے حبیب کہ اُن کی شفاعت کی امید ہے

لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْأَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

ہر ایک خوف کے وقت جو آنے والے خوف ہیں

دَعَا إِلَى اللّٰهِ فَالْمُسْتَمْسِكُوْنَ بِهٖ

انہوں نے اللہ کی طرف بُلایا پس جس نے اُن کا دامن پکڑا

مُسْتَمْسِكُوْنَ بِحَبْلٍ غَيْرِ مُنْفَصِمِ

تو گویا ایسی مضبوط رسی پکڑی ہے جو کبھی ٹوٹی نہیں

ؔ۱ یہ بیت عمل اجابت ہے اس کو تین مرتبہ پڑھ کر دعا گیارہ مرتبہ پڑھے اَللّٰهُمَّ مَا كَانَ لِيْ خَيْرًا فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ فَافْتَحْ لِيْ أَبْوَابَهُ وَيَسِّرْ عَلَيَّ أَسْبَابَهُ۔

ؔ۲ یہ عمل اجابت ہے۔ تین مرتبہ پڑھ کر یہ درود شریف پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى أَنْ يُّصَلّٰى عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا يَنْبَغِي الصَّلٰوةُ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا أَمَرْتَنَا بِالصَّلٰوةِ عَلَيْهِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ أَجْمَعِيْنَ۔

ؔ۳ یہ بیت عمل اجابت ہے اس کے بعد دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مَحْبُوْبًا دَائِمًا فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَبَلِّغْنِيْ وَبَشِّرْنِيْ فِيْ عُمُرِيْ إِلٰى مِائَةٍ وَّعِشْرِيْنَ سَنَةً مِّنْ عُمُرِيْ مُصَنِّفٌ عَلَيْهِ وَزِدْ وَانَا فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ۔



فَاقَ النَّبِيِّينَ فِي خَلْقٍ وَّفِي خُلُقٍ

نبیوں پر فوق لے گئے خلقت اور خُلق میں

وَلَمْ يُدَانُوهُ فِي عِلْمٍ وَّلَا كَرَمٍ

اور دیگر انبیا نہ اُن کے علم کو پہنچ سکے اور نہ کرم کو

وَكُلُّهُمْ مِّنْ رَّسُولِ اللّٰهِ مُلْتَمِسٌ

اور سب انبیاء آپ سے التماس کرتے ہیں

غَرْفًا مِّنَ الْبَحْرِ اَوْ رَشْفًا مِّنَ الدِّيَمِ

دریا سے ایک چُلو یا مینہ سے ایک گھونٹ پانی کی

وَوَاقِفُونَ لَدَيْهِ عِنْدَ حَدِّهِمِ

اور آپ کے رُوبرُو کھڑے ہونے والے اپنے رتبے سے

مِنْ نُقْطَةِ الْعِلْمِ اَوْ مِنْ شَكْلَةِ الْحِكَمِ

بسبب آپ کے علم کے ایک نقطہ یا حکمتوں سے ایک حکمت حاصل

فَهُوَ الَّذِي تَمَّ مَعْنَاهُ وَصُورَتُهُ

سو وہی ہیں کہ کمالات باطنی و ظاہری اُن پر ختم ہیں

ثُمَّ اصْطَفَاهُ حَبِيبًا بَارِئُ النَّسَمِ

پھر حبیب مصطفےٰ کیا ہے ان کو خلقت کے پیدا کرنے والے نے

مُنَزَّهٌ عَنْ شَرِيكٍ فِي مَحَاسِنِهِ

اپنی خوبیوں میں شریک سے منزہ ہیں سو اُن میں

فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِيهِ غَيْرُ مُنْقَسِمِ

جو جوہر حسن ہے وہ بے تقسیم ہے

۱؎ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مانند ایک بڑے دریا کے ہیں اور باقی سب انبیا مانند وسائل کے ہیں جو بادشاہ کے حضور میں اپنے اپنے رتبے میں کھڑے ہوتے ہیں۔

۲؎ و حاصل اس بیت اور آئندہ کا یہ ہے کہ جب آنحضرت سب صفات حمیدہ ظاہری و باطنی سے موصوف ہوئے تو جناب باری نے مرتبۂ محبوبیت میں جو اعلیٰ مراتب عبودیت سے ہے برگزیدہ فرمایا اور ان سب صفات میں آنحضرت کو ممتاز کیا۔

دَعْ مَا ادَّعَتْهُ النَّصَارٰی فِیْ نَبِیِّہِمِ

جو کچھ نصاریٰ اپنے نبی کو کہتے ہیں وہ تو نہ کہو

وَاحْكُمْ بِمَا شِئْتَ مَدْحًا فِيْهِ وَاحْتَكِمِ

اور جس قدر چاہے آپ کی مدح میں کہہ اور سُن

وَانْسُبْ اِلٰی ذَاتِہٖ مَا شِئْتَ مِنْ شَرَفٍ

اور جس قدر چاہے آپ کی ذات کو شرف سے نسبت دے

وَانْسُبْ اِلٰی قَدْرِہٖ مَا شِئْتَ مِنْ عِظَمِ

اور جس قدر چاہے آپ کے رُتبہ کو بزرگی سے منسوب کر

فَاِنَّ فَضْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ لَیْسَ لَہٗ

کیونکہ رسول اللہ کے فضل کی کوئی حد نہیں ہے

حَدٌّ فَیُعْرِبُ عَنْہُ نَاطِقٌ بِفَمِ

جو کوئی کہنے والا اپنے منہ سے ظاہر کرے

لَوْ نَاسَبَتْ قَدْرَہٗ اٰیَاتُہٗ عِظَمًا

اگر آپ کے رتبہ کے موافق آپ کے معجزے ہوتے بزرگی میں

اَحْیَی اسْمُہٗ حِیْنَ یُدْعٰی دَارِسَ الرِّمَمِ

تو آپ کے نام سے زندہ ہو جاتی بوسیدہ ہڈیاں جب بلائی جاتیں

لَمْ یَمْتَحِنَّا بِمَا تَعْیَی الْعُقُوْلُ بِہٖ

آپنے ہم پر احکام شریعت اس قدر نہیں رکھے کہ جس سے عاجز رہیں عقلیں

حِرْصًا عَلَیْنَا فَلَمْ نَرْتَبْ وَلَمْ نَہِمِ

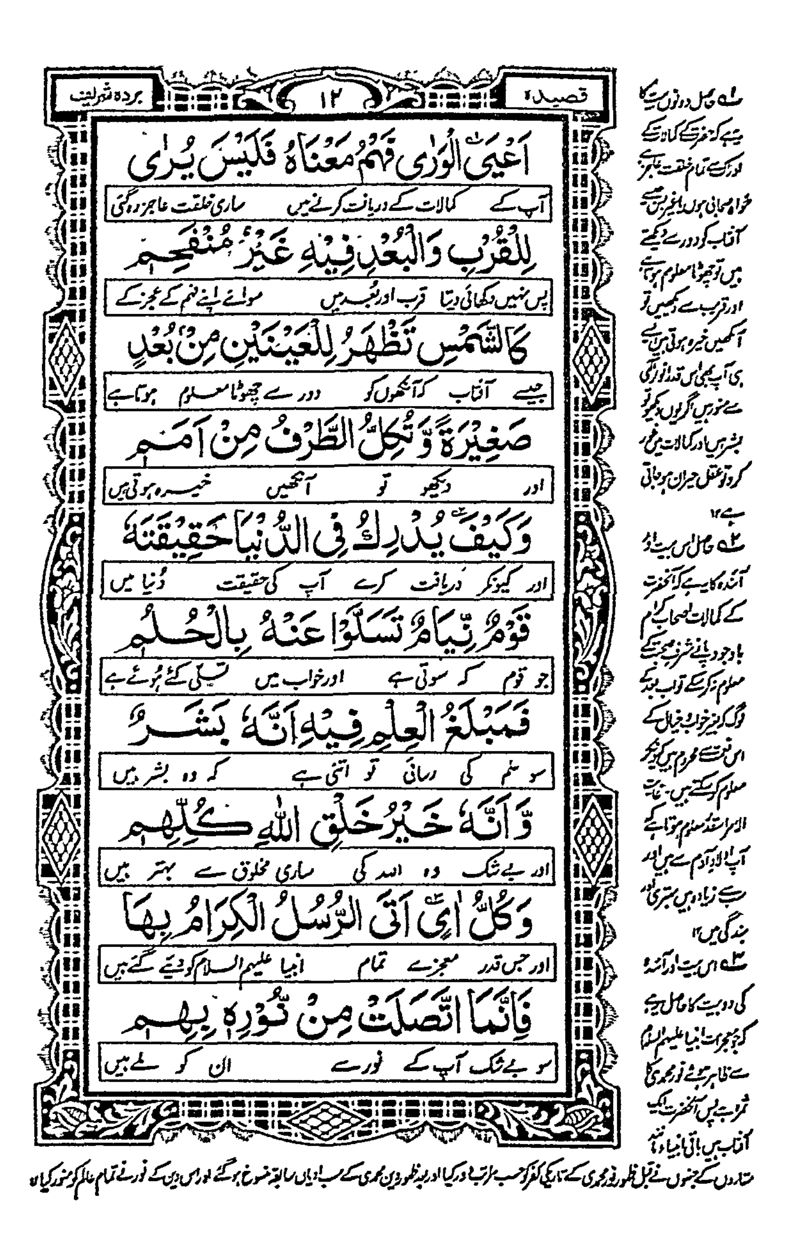
ہم پر کمال شفقت فرمائی تو ہم نہ شک میں پڑے اور نہ حیران ہوئے

---

۱ حاصل اس کا اور دو بیت آئندہ کا یہ ہے کہ اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں جملہ صفات حمیدہ جمع ہیں لیکن جیسے نصاریٰ حضرت عیسیٰ کو ابن اللہ کہنے لگے ویسی نسبت آپ کی شان میں نہ کرنا۔ اس کے سوا جو تیرا جی چاہے نسبت کر کیونکہ انکے اوصاف بیحد ہیں کہ ان کو کوئی بیان نہیں کر سکتا۔

۲ اس میں نصاریٰ کے باطل خیال کا رد ہے کہ ان کے نزدیک آنحضرت کے رتبہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رتبہ بڑھ کر ہے کہ وہ مُردوں کو زندہ کرتے تھے ناظم فرماتے ہیں کہ جو رتبہ ہمارے نبی کو جناب باری نے عطا فرمایا ہے اگر اسکے موافق آنحضرت سے معجزات ظاہر ہوتے تو لفظ آنحضرت کا نام لینے سے زندہ ہو جاتے

۳ چونکہ آنحضرت صلعم اپنی امت پر بڑے مہربان تھے لہذا احکام شریعت سے ان کو اس قدر مکلف نہیں فرمایا جس قدر اور رسول پر تکالیف شاقہ رکھی گئی تھیں



أَعْيَى الْوَرٰى فَهْمُ مَعْنَاهُ فَلَيْسَ يُرٰى

آپ کے کمالات کے دریافت کرنے میں ساری خلقت عاجز ہو گئی

لِلْقُرْبِ وَالْبُعْدِ فِيْهِ غَيْرُ مُنْفَحِمِ

پس نہیں دکھائی دیتا قرب اور بعد میں سوائے اپنے فہم کے عجز کے

كَالشَّمْسِ تَظْهَرُ لِلْعَيْنَيْنِ مِنْ بُعُدٍ

جیسے آفتاب کہ آنکھوں کو دور سے چھوٹا معلوم ہوتا ہے

صَغِيْرَةً وَّتُكِلُّ الطَّرْفَ مِنْ أَمَمِ

اور دیکھو تو آنکھیں خیرہ ہوتی ہیں

وَكَيْفَ يُدْرِكُ فِي الدُّنْيَا حَقِيْقَتَهٗ

اور کیونکر دریافت کرے آپ کی حقیقت دنیا میں

قَوْمٌ نِيَامٌ تَسَلَّوْا عَنْهُ بِالْحُلُمِ

جو قوم کہ سوتی ہے اور خواب میں تسلی کئے ہوئے ہے

فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِيْهِ أَنَّهٗ بَشَرٌ

سو علم کی رسائی تو اتنی ہے کہ وہ بشر ہیں

وَأَنَّهٗ خَيْرُ خَلْقِ اللّٰهِ كُلِّهِمِ

اور بے شک وہ اللہ کی ساری مخلوق سے بہتر ہیں

وَكُلُّ اٰيٍ اَتَى الرُّسُلُ الْكِرَامُ بِهَا

اور جس قدر معجزے تمام انبیا علیہم السلام کو دیئے گئے ہیں

فَإِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُّوْرِهٖ بِهِمِ

سو بے شک آپ کے نور سے ان کو ملے ہیں

ؔ۱ حاصل دونوں بیت کا یہ ہے کہ حضرت کے کمالات کے دریافت کرنے سے تمام خلقت عاجز ہے خواہ صحابی ہوں یا غیر صحابی جیسے آفتاب کو دور سے دیکھتے ہیں تو چھوٹا معلوم ہوتا ہے اور قریب سے دیکھیں تو آنکھیں خیرہ ہوتی ہیں ایسے ہی آپ بھی اس قدر انوار الٰہی سے منور ہیں اگر یوں دیکھو تو بشر ہیں اور کمالات میں غور کرو تو عقل حیران ہو جاتی ہے ۱۲

ؔ۲ حاصل اس بیت اور آئندہ کا یہ ہے کہ آنحضرت کے کمالات اصحاب کرام باوجود اپنے شرف صحبت کے معلوم نہ کر سکے تو اب بعد کے لوگ کہ بیزخواب و خیال کے اس نعمت سے محروم ہیں کیونکر معلوم کر سکتے ہیں۔ غایت الامر اس قدر معلوم ہوتا ہے کہ آپ اولاد آدم سے ہیں اور سب سے زیادہ ہیں بہتری اور بندگی میں ۱۲

ؔ۳ اس بیت اور آئندہ کی دو بیت کا حاصل یہ ہے کہ جو معجزات انبیا علیہم السلام سے ظاہر ہوئے نور محمدی کا ثمرہ ہے پس آنحضرت ایک آفتاب ہیں باقی انبیا مانند ستاروں کے جنہوں نے قبل ظہور نور محمدی کے تاریکی کفر کو حسب مراتب دور کیا اور بعد ظہور دین محمدی کے سب ادیان سابقہ منسوخ ہو گئے اور اس دین کے نور نے تمام عالم کو منور کیا ۱۲

فَإِنَّهُ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ كَوَاكِبُهَا

کیونکہ آپ فضل کے آفتاب ہیں اور سب انبیا ستارے ہیں

يُظْهِرْنَ أَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِي الظُّلَمِ

کہ جہالت کی تاریکی میں اس آفتاب کا نور لوگوں کو دکھا رہے ہیں

حَتَّى إِذَا طَلَعَتْ فِي الْكَوْنِ عَمَّ هُدَاهَا

یہاں تک کہ جب آفتاب طلوع ہوا ہدایت عام ہو گئی

الْعَالَمِينَ وَأَحْيَتْ سَائِرَ الْأُمَمِ

جہان میں اور تمام امتیں زندہ کر دیں

أَكْرِمْ بِخَلْقِ نَبِيٍّ زَانَهُ خُلُقٌ

صل علی! کیا بزرگ ہے آپ کی صورت جس کو خلق عظیم نے

بِالْحُسْنِ مُشْتَمِلٍ بِالْبِشْرِ مُتَّسِمِ

زینت دی ہے کہ حسن جدا جلوہ گر ہے اور تازہ روئی جدا روح افزا ہے

كَالزَّهْرِ فِي تَرَفٍ وَالْبَدْرِ فِي شَرَفٍ

تازگی میں جیسے شگوفہ اور شرف میں جیسے چودھویں رات کا چاند

وَالْبَحْرِ فِي كَرَمٍ وَالدَّهْرِ فِي هِمَمِ

بخشش میں دریا کی مانند اور ہمت میں دہر کی مثال

كَأَنَّهُ وَهْوَ فَرْدٌ فِي جَلَالَتِهِ

اور جلالت میں اکیلے ایسے جب بڑے لشکر کے ساتھ ہوں

فِي عَسْكَرٍ حِينَ تَلْقَاهُ وَفِي حَشَمِ

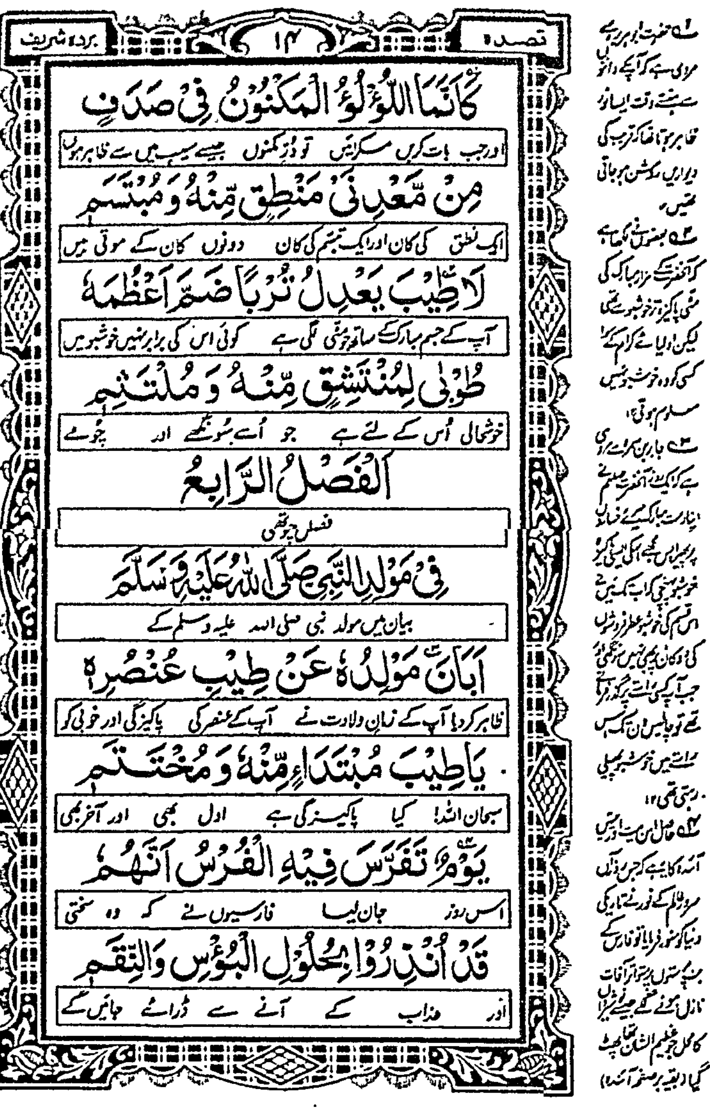
جب دیکھو تو شان و شوکت اور دبدبہ ایسا

---

۱ بروایات صحیحہ ہے کہ آنحضرت صلعم اس قدر حلیم اور چشم پوشی کرتے کہ اپنے خادموں کو کبھی غصہ نہ فرماتے اگر کسی سے ایذا پہنچتی تو اس سے درگزر فرما لیتے۔

۲ حضرت انس سے مروی ہے کہ میں نے کسی قسم کا ابریشم آنحضرت کے بدن مبارک سے نازک تر نہیں دیکھا اور کسی کا سوال ہرگز رد نہیں کرتے تھے۔

۳ یعنی آنحضرت اگرچہ بہت خلیق اور حلیم تھے مگر دشمن کی نظروں میں آپ ایسے ہیبت ناک معلوم ہوتے کہ مارے خوف کے ان کے اعضا میں رعشہ پیدا ہو جاتا تھا۔



كَأَنَّمَا اللُّؤْلُؤُ الْمَكْنُونُ فِي صَدَفٍ

اور جب بات کریں مسکرائیں تو دُرِّ مکنوں جیسے سیپ میں سے ظاہر ہوں

مِنْ مَّعْدِنَيْ مَنْطِقٍ مِّنْهُ وَمُبْتَسَمِ

ایک نطق کی کان اور ایک تبسم کی کان دونوں کان کے موتی ہیں

لَا طِيْبَ يَعْدِلُ تُرْبًا ضَمَّ أَعْظُمَهُ

آپ کے جسم مبارک کے ساتھ جو مٹی لگی ہے کوئی اس کی برابر نہیں خوشبو میں

طُوْبٰى لِمُنْتَشِقٍ مِّنْهُ وَمُلْتَثِمِ

خوشحالی اُس کے لئے ہے جو اُسے سونگھے اور چومے

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ

فصل چوتھی

فِيْ مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بیان میں مولد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

أَبَانَ مَوْلِدُهُ عَنْ طِيْبِ عُنْصُرِهِ

ظاہر کر دیا آپ کے زمانِ ولادت نے آپ کے عنصر کی پاکیزگی اور خوبی کو

يَا طِيْبَ مُبْتَدَاءٍ مِّنْهُ وَمُخْتَتَمِ

سبحان اللہ! کیا پاکیزگی ہے اول بھی اور آخر بھی

يَوْمٌ تَفَرَّسَ فِيْهِ الْفُرْسُ أَنَّهُمُ

اس روز جان لیا فارسیوں نے کہ وہ سختی

قَدْ أُنْذِرُوْا بِحُلُوْلِ الْبُؤْسِ وَالنِّقَمِ

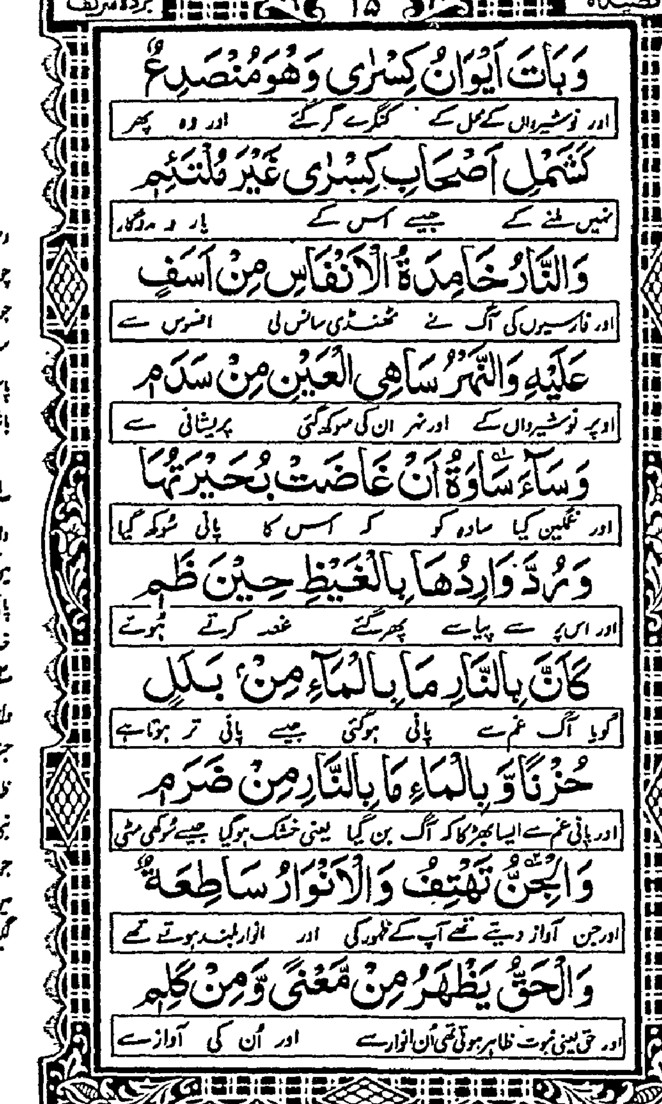
اور عذاب کے آنے سے ڈرائے جائیں گے

۱؎ حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ آپ کے دانتوں سے ہنستے وقت ایسا نور ظاہر ہوتا تھا کہ قریب کی دیواریں روشن ہو جاتی تھیں۔

۲؎ بعض نے لکھا ہے کہ آنحضرت کے مزار مبارک کی مٹی پاکیزہ تر خوشبو تھی لیکن اولیائے کرام کے سوا کسی کو وہ خوشبو نہیں معلوم ہوتی۔

۳؎ جابر بن سمرہ سے روی ہے کہ ایک روز آنحضرت صلعم نے زیارت مبارک میرے رخسار پر پھیرا اس مجھے اُس کی ایسی سرد خوشبو پہنچی کہ اب تک میں نے اس قسم کی خوشبو عطر فروشوں کی دکان پر بھی نہیں سونگھی اور جب آپ کسی راستے پر گذر فرماتے تھے تو چالیس دن تک اس راستے میں خوشبو پھیلی رہتی تھی۔

۴؎ حاصل اس بیت اور بیت آئندہ کا یہ ہے کہ جس روز آں سرورِ عالم کے نور نے تاریکی دنیا کو منور فرمایا تو فارس کے بت پرستوں پر تو آفات نازل ہونے لگے جیسے نوشیرواں کا محل جو عظیم الشان تھا پھٹ گیا (بقیہ بر صفحہ آئندہ)



وَبَاتَ اِيْوَانُ كِسْرٰى وَهُوَ مُنْصَدِعٌ

اور نوشیرواں کے محل کے کنگرے گر گئے اور وہ پھٹ

كَشَمْلِ اَصْحَابِ كِسْرٰى غَيْرَ مُلْتَئِمِ

نہیں ملنے کے جیسے اس کے پارہ پارہ

وَالنَّارُ خَامِدَةُ الْاَنْفَاسِ مِنْ اَسَفٍ

اور فارسیوں کی آگ نے ٹھنڈی سانس لی افسوس سے

عَلَيْهِ وَالنَّهْرُ سَاهِي الْعَيْنِ مِنْ سَدَمِ

اوپر نوشیرواں کے اور نہر ان کی سوکھ گئی پریشانی سے

وَسَآءَ سَاوَةَ اَنْ غَاضَتْ بُحَيْرَتُهَا

اور غمگین کیا ساوہ کو کہ اس کا پانی سوکھ گیا

وَرُدَّ وَارِدُهَا بِالْغَيْظِ حِيْنَ ظَمِ

اور اس پر سے پیاسے پھر گئے غصہ کرتے ہوئے

كَاَنَّ بِالنَّارِ مَا بِالْمَآءِ مِنْ بَلَلٍ

گویا آگ غم سے پانی ہو گئی جیسے پانی تر ہوتا ہے

حُزْنًا وَّ بِالْمَاءِ مَا بِالنَّارِ مِنْ ضَرَمِ

اور پانی غم سے ایسا بھڑکا کہ آگ بن گیا یعنی خشک ہو گیا جیسے سوکھی مٹی

وَالْجِنُّ تَهْتِفُ وَالْاَنْوَارُ سَاطِعَةٌ

اور جن آواز دیتے تھے آپ کے ظہور کی اور انوار بلند ہوتے تھے

وَالْحَقُّ يَظْهَرُ مِنْ مَّعْنًى وَّمِنْ كَلِمِ

اور حق یعنی نبوت ظاہر ہوتی تھی ان انوار سے اور ان کی آواز سے

(بقیہ صفحہ گزشتہ) چودہ برج گر گئے اور آتشکدہ جو ہزار سال سے جلتا تھا سرد ہو گیا اور نہر جو شہر کے پاس کی خشک ہو گئی اور باشندے شہر کے پیاسے ہو گئے۔"

۱؎ یعنی آنحضرت کے نور ولادت سے ایسے عجیب ظہور میں آئے کہ آگ میں خاصیت پانی کی اور پانی میں خاصیت آگ کی پیدا ہوئی"

۲؎ یعنی آنحضرت کی ولادت اور نبوت کی بشارت جنوں نے بھی لوگوں پر ظاہر کی اور لوگوں سے بھی نبی آخر الزمان کی علامات جو انبیاء سابقین کی کتب میں مذکور تھیں ظاہر ہونے لگیں۔"



عَمُوا وَصَمُّوا فَإِعْلَانُ الْبَشَائِرِ لَمْ
اندھے اور بہرے ہو گئے کافر کہ انھوں نے خوشخبریوں کے

تُسْمَعْ وَبَارِقَةُ الْإِنْذَارِ لَمْ تُشَمِ
اعلان نہ سُنے اور ڈرانے کی بجلیاں نہ دیکھیں

مِنْ بَعْدِ مَا أَخْبَرَ الْأَقْوَامَ كَاهِنُهُمْ
بعد اس کے کہ ان کے کاہنوں نے خبر دی تھی

بِأَنَّ دِينَهُمُ الْمُعْوَجَّ لَمْ يَقُمِ
کہ ان کا دین کج ہو گیا ایسا کہ قائم نہ ہوگا

وَبَعْدَ مَا عَايَنُوا فِي الْأُفُقِ مِنْ شُهُبٍ
اور بعد اس کے کہ افق آسمان سے آگ کے شعلے گرتے نظر آئے

مُنْقَضَّةٍ وَفْقَ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ صَنَمِ
اس کے موافق زمین میں بت اوندھے ہو کر گر پڑے

حَتَّى غَدَا عَنْ طَرِيقِ الْوَحْيِ مُنْهَزِمٌ
یہاں تک کہ وحی کی راہ سے بھاگتے تھے

مِنَ الشَّيَاطِينِ يَقْفُو إِثْرَ مُنْهَزِمِ
شیاطین ایک پیچھے ایک کے

كَأَنَّهُمْ هَرَبًا أَبْطَالُ أَبْرَهَةٍ
گویا وہ شیاطین بھاگنے میں ابرہہ کا لشکر تھا

أَوْ عَسْكَرٌ بِالْحَصَى مِنْ رَاحَتَيْهِ رُمِي
یا وہ لشکر تھا جس پر آپ نے کنکر مارے تھے

۱ حاصل اس بیت اور بیت آئندہ کا یہ ہے کہ بنی کنانہ قریش وغیرہ بسبب بنی شقاوت کے ان سب علامات سے اندھے اور بہرے بن گئے باوجود اس کے کہ ان کے ہم مشرب نجومیوں نے بھی کہہ دیا تھا کہ یہ دین باطل تمہارے ہرگز قائم نہیں رہنے کے اور ستاروں کا آسمان سے شیاطین کی طرف گرنا اور بتوں کا سرنگوں زمین پر ہونا کہ یہ دونوں آخر ان کے علامات تھے ان کو ان کے زوال کی طرف بالکل خیال نہ کیا اور ان کی گمراہی میں رہے

۲ حاصل بیت اور بیت آئندہ کا یہ ہے کہ حضرت صلعم کی ولادت کے وقت جب آسمان سے تارے جنات اور شیاطین پر آگ کر برسنے لگے تو وہ مارے خوف کے ایسے بھاگتے تھے جیسے ابرہہ حاکم یمن کا لشکر بھاگا تھا جو بیت اللہ ڈھانے کو مکہ معظمہ پر چڑھ آئے تھے ابابیلوں نے بحکم الٰہی کو چھوٹی چھوٹی کنکروں سے تباہ کر دیا تھا یا بھاگنا ایسا تھا جیسا کفار قریش

(بقیہ بر صفحہ آئندہ)



نَبْذًا بِهٖ بَعْدَ تَسْبِيْحٍ بِبَطْنِهِمَا

ان کنکروں کا پھینکنا تھا بعد ان کے تسبیح کہنے کے دست مبارک میں

نَبْذَ الْمُسَبِّحِ مِنْ اَحْشَاءِ مُلْتَقِمِ

جیسے حضرت یونس تسبیح کہنے والے کو پھینکا انتڑیوں سے لقمہ کرنے والی کے

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ

فصل پانچویں

فِیْ ذِکْرِ یُمْنِ دَعْوَتِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ذکر میں آپ کے دعوت مبارک کے رحمت اللہ کی اُن پر اور سلام ہو

جَاءَتْ لِدَعْوَتِهِ الْاَشْجَارُ سَاجِدَةً

آئے درخت جب آپ نے بلایا سجدہ کرتے ہوئے

تَمْشِیْ اِلَيْهِ عَلٰى سَاقٍ بِلَا قَدَمِ

اپنی پنڈلیوں پر چلے آئے بدون پاؤں کے

كَاَنَّمَا سَطَرَتْ سَطْرًا لِّمَا كَتَبَتْ

گویا ان درختوں کی شاخوں نے راہ کے درمیان

فُرُوْعُهَا مِنْ بَدِيْعِ الْخَطِّ فِى اللَّقَمِ

ایک نادر خط سے آپ کے کمال لکھے

مِثْلُ الْغَمَامَةِ اَنّٰى سَارَ سَائِرَةً

مانند ابر کے ٹکڑے کے سر پر جاتا تھا جہاں آپ جاتے

تَقِيْهِ حَرَّ وَطِيْسٍ لِّلْهَجِيْرِ حَمِیْ

حفاظت کرتا تھا گرمی میں دوپہر کو موسم گرمی میں

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) واقعہ بدر میں حضرت کی کنکریوں سے بھاگ گئے تھے وہ کنکریاں حضرت کے دست مبارک سے تسبیح پڑھنے کے ساتھ ایسی گرتی تھیں کہ جیسے حضرت یونس مچھلی کے منہ سے تسبیح پڑھتے باہر نکلے تھے۔

ـلـه روایات مشہورہ میں ہے کہ بہت مرتبہ حضرت نے بلایا اور وہ درخت خدا کے حکم سے چل کر آیا آپ کی نبوت پر گواہی دی اور اپنی جگہ پر پھر جا کر قائم ہوا۔

ـعـه امام سیوطی نے لکھا ہے کہ جب حضرت دھوپ میں چلتے تھے تو آپ کے سر مبارک پر ابر سایہ کرتا تھا۔



أَقْسَمْتُ بِالْقَمَرِ الْمُنْشَقِّ إِنَّ لَهُ

میں قسم کھاتا ہوں بھی کہ چاند شق ہوا آپ کے معجزہ سے

مِنْ قَلْبِهِ نِسْبَةً مَبْرُورَةَ الْقَسَمِ

اُسے آپ کے قلب سے نسبت ہے

وَمَا حَوَى الْغَارُ مِنْ خَيْرٍ وَمِنْ كَرَمٍ

اور یاد کر اُسے جو غار نے خیر و کرم جمع کیا جب اُس میں آپ چھپتے تھے

وَكُلُّ طَرْفٍ مِنَ الْكُفَّارِ عَنْهُ عَمِي

اور سب کافروں کی آنکھیں اندھی ہو گئیں کہ آپ کو نہ دیکھا

فَالصِّدْقُ فِي الْغَارِ وَالصِّدِّيقُ لَمْ يَرِيَا

تو صدق یعنی آپ اور صدیق رض دونوں غار میں تھے اور ان کو نہ دکھائی دیتے تھے

وَهُمْ يَقُولُونَ مَا بِالْغَارِ مِنْ أَرِمِ

اور کافر کہتے تھے کہ غار میں کوئی نہیں ہے

ظَنُّوا الْحَمَامَ وَظَنُّوا الْعَنْكَبُوتَ عَلَى

انہوں نے گمان کیا کہ مکڑی نے آپ پر جالا نہیں تنا اور کبوتر نے

خَيْرِ الْبَرِيَّةِ لَمْ تَنْسُجْ وَلَمْ تَحُمِ

انڈے نہیں دیئے بلکہ پہلے سے یوں ہی ہے

وِقَايَةُ اللهِ أَغْنَتْ عَنْ مُضَاعَفَةٍ

اللہ کی نگہبانی نے آپ کو بے پروا کر دیا زرہوں

مِنَ الدُّرُوعِ وَعَنْ عَالٍ مِنَ الْأُطُمِ

اور چلتوں تہ برتہ سے اور بلند قلعوں سے

۱؎ چونکہ چاند آپ کے اشارہ سے دو ٹکڑے ہوا تو آپ کے دل مبارک کو جبرئیل علیہ السلام نے چیر کر شہوات نفسانیہ سے پاک صاف کیا پس چاند کو آپ کے دل کے ساتھ ایسی مناسبت پیدا ہوئی کہ اگر کوئی چاند کی قسم کھائے تو اسکی قسم سچی سمجھی جائیگی۔

۲؎ میں قسم کھاتا ہوں آنحضرت صلعم اور آپکے رفیق صدیق اکبر رض کی کہ بحکم پروردگار کے غار ثور میں ہجرت کے دن کفار کے خوف سے پوشیدہ ہوئے۔

۳؎ مختصر قصہ یہ ہے کہ جب آپ اور حضرت صدیق اکبر ہجرت کے دن غار ثور میں پہنچے اور کفار نے انکا پیچھا کیا اور ابوبکر صدیق کفار کو دیکھ کر ڈرنے لگے تو آپ کی دعا سے غار کے دروازے پر مکڑی نے جالا تنا اور وہاں دو درخت پیدا ہو گئے کبوتر نے گھر بنا کر انڈے دیئے کفار یہ امور دیکھ کر کہنے لگے کہ اگر اس غار میں کوئی جاتا تو یہ جالا اور کبوتر کے انڈے سلامت نہ رہتے یہ سمجھ کر واپس ہو گئے اور آپ نے سلامتی سے مدینہ کو مشرف فرمایا۔

مَا سَامَنِي الدَّهْرُ ضَيْمًا وَّاسْتَجَرْتُ بِهٖ

مجھ پر زمانے نے جب کبھی رنج و خواری کا ستم کیا اور میں نے آپ کی پناہ لی

اِلَّا وَنِلْتُ جِوَارًا مِّنْهُ لَمْ يُضَمِ

اور حمایت میں آگیا اور اس کے ستم سے بچ گیا

وَلَا الْتَمَسْتُ غِنَى الدَّارَيْنِ مِنْ يَّدِهٖ ۱

اور میں نے جب آپ سے دنیا کی تونگری چاہی ہے بوسہ دیا ہے

اِلَّا اسْتَلَمْتُ النَّدٰى مِنْ خَيْرِ مُسْتَلَمِ

بخشش کو اس دست مبارک کے جو بہتر دستوں سے بہتر ہے

لَا تُنْكِرِ الْوَحْيَ ۲ مِنْ رُّؤْيَاهُ اِنَّ لَهٗ

انکار نہ کر آپ کے وحی ہونے کا خواب میں کہ آپ کا قلب مبارک

قَلْبًا اِذَا نَامَتِ الْعَيْنَانِ لَمْ يَنَمِ

نہیں سوتا تھا جب آپ کی دونوں آنکھیں سوتی تھیں

وَذَاكَ حِيْنَ بُلُوْغٍ مِّنْ نُّبُوَّتِهٖ

یہ تو آپ کی نبوت کے بلوغ کا وقت تھا

فَلَيْسَ يُنْكَرُ فِيْهِ حَالُ مُحْتَلِمِ

اور بالغ ہونے کو خواب دیکھنا لازم ہے

تَبَارَكَ اللّٰهُ مَا وَحْيٌ بِمُكْتَسَبٍ ۳

بزرگ ہے اللہ وحی کسب سے حاصل نہیں ہوتی

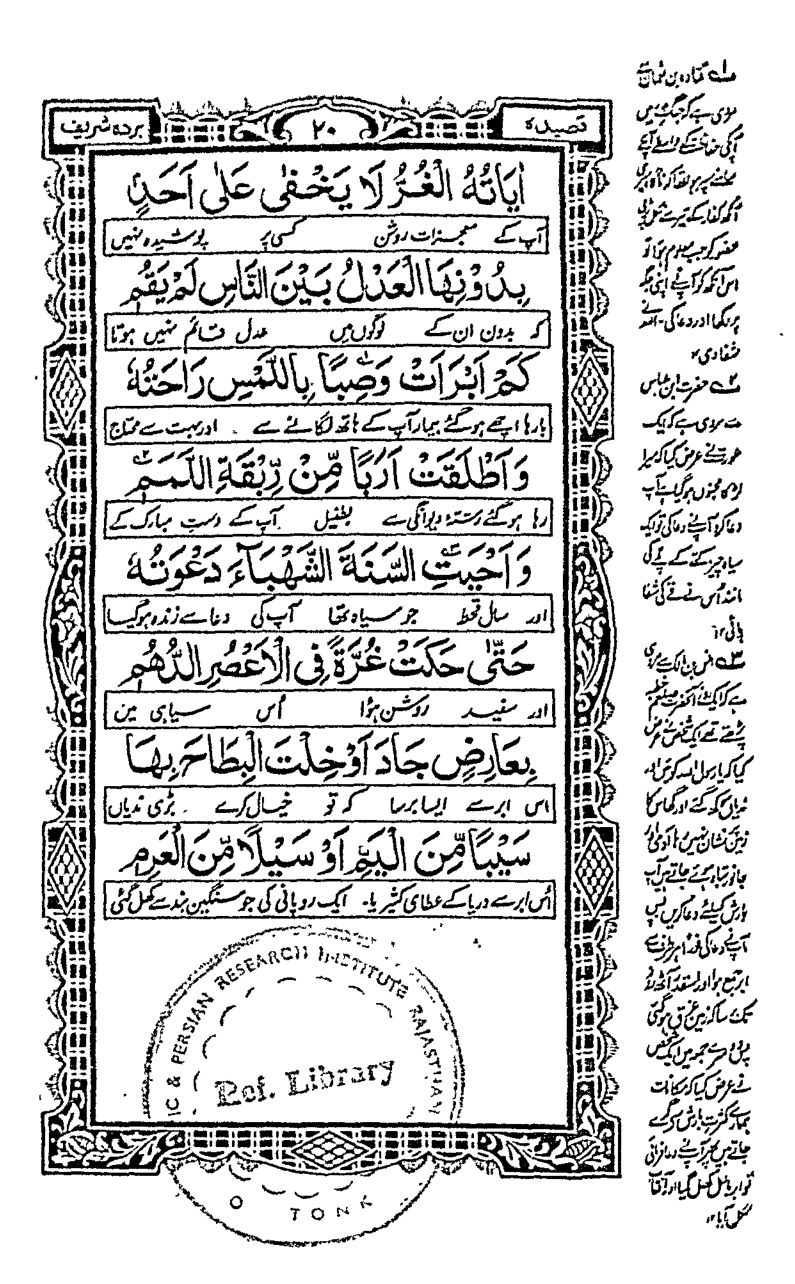
وَلَا نَبِيٌّ عَلٰى غَيْبٍ بِمُتَّهَمِ

اور نہ کوئی نبی کبھی غیب کی خبر دینے سے تہمت کیا گیا

۱؎ جاننا چاہئے کہ جیسے آنحضرت آپ کے حیات میں دستگیر تھے اسی طرح بعد انتقال کے بھی اس کا اثر باقی ہے۔

۲؎ روایات مشہورہ میں ہے کہ آنحضرت کو شروع میں چھ ماہ تک نبوت کے احکام خواب میں ظاہر ہوتے رہے جس بات کو آنحضرت خواب میں دیکھتے تھے صبح صادق کی مانند ظاہر ہوجاتا تھا اور حضور کے سونے کے وقت آپ کی آنکھیں سوتی تھیں اور دل بیدار رہتا تھا۔

۳؎ یعنی نبوت کا رتبہ کسبی امر نہیں ہے بلکہ یہ خداداد بات ہے جس کو چاہے دے۔



ءَايَاتُهُ الْغُرُّ لَا يَخْفَى عَلَى أَحَدٍ
آپ کے معجزات روشن کسی پر پوشیدہ نہیں

بِدُونِهَا الْعَدْلُ بَيْنَ النَّاسِ لَمْ يَقُمِ
کہ بدون ان کے لوگوں میں عدل قائم نہیں ہوتا

كَمْ أَبْرَأَتْ وَصِبًا بِاللَّمْسِ رَاحَتُهُ
بارہا اچھے ہو گئے بیمار آپ کے ہاتھ لگانے سے اور بہت سے محتاج

وَأَطْلَقَتْ أَرِبًا مِنْ رِبْقَةِ اللَّمَمِ
رہا ہو گئے رشتۂ دیوانگی سے بطفیل آپ کے دست مبارک کے

وَأَحْيَتِ السَّنَةَ الشَّهْبَاءَ دَعْوَتُهُ
اور سال قحط جو سیاہ تھا آپ کی دعا سے زندہ ہو گیا

حَتَّى حَكَتْ غُرَّةً فِي الْأَعْصُرِ الدُّهُمِ
اور سفید روشن ہوا اس سیاہی میں

بِعَارِضٍ جَادَ أَوْ خِلْتَ الْبِطَاحَ بِهَا
اس ابر سے ایسا برسا کہ تو خیال کرے بڑی ندیاں

سَيْبًا مِنَ الْيَمِّ أَوْ سَيْلًا مِنَ الْعَرِمِ
اس ابر سے دریا کے عطای کثیر یا ایک روانی کی جو سنگین بند سے کھل گئی

۱ قتادہ بن نعمانؓ مروی ہے کہ جنگ میں آپ کی حفاظت کے واسطے آپ کے سامنے سپر ہو کر آ کھڑے ہوئے آنکھ کو ایک تیر سے شق ہو عضو کر جب معلوم ہوا تو اس آنکھ کو آپ نے اپنی جگہ پر رکھا اور دعا کی۔ اللہ نے شفا دی۔

۲ حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ ایک عورت نے عرض کیا کہ میرا لڑکا مجنوں ہو گیا ہے آپ دعا کریں آپ نے دعا کی تو ایک سیاہ چیز کتے کے پلے کی مانند اس نے قے کی شفا پائی۔

۳ انس بن مالک سے مروی ہے کہ ایک روز آنحضرت صلعم خطبہ پڑھتے تھے ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کھیتیاں خشک ہو گئے اور گھاس کا زمین پر نشان نہیں آدمی اور جانور تباہ ہوئے جاتے ہیں آپ بارش کیلئے دعا کریں تب آپ نے دعا کی فوراً ہر طرف سے ابر جمع ہوا اور لگاتار آٹھ روز تک مینہ برسا کہ زمین غرق ہو گئی پھر دوسرے جمعہ میں ایک شخص نے عرض کیا کہ مکانات ہمارے کثرت بارش سے گرے جاتے ہیں پھر آپ نے دعا فرمائی تو ابر کھل گیا اور آفتاب نکل آیا۔



اَلْفَصْلُ السَّادِسُ

چھٹی فصل

فِیْ ذِکْرِ شَرَفِ الْقُرْاٰنِ

بیان میں شرافت و بزرگی قرآن کے

دَعْنِیْ وَوَصْفِیْ اٰیَاتٍ لَّهٗ ظَهَرَتْ

مجھے وصف بیان کرنے دے حضرت کے معجزے جو اُن سے ظاہر ہوئے

ظُهُوْرَ نَارِ الْقِرٰی لَیْلًا عَلٰی عَلَمٖ

جیسے شب کو پہاڑ کے اوپر مہمانی کی آگ ظاہر ہوتی ہے

فَالدُّرُّ یَزْدَادُ حُسْنًا وَّهُوَ مُنْتَظِمٌ

پس موتیوں کی خوبی زیادہ ہوجاتی ہے پرونے سے

وَلَیْسَ یَنْقُصُ قَدْرًا غَیْرَ مُنْتَظِمِ

اور نہ پرونے سے بھی کچھ قدر کم نہیں ہوتی ہے

فَمَا تَطَاوَلَ اٰمَالُ الْمَدِیْحِ اِلٰی

پس مدح کرنے والے کی آرزوئیں کیوں نہ بڑھیں اس چیز کی طرف

مَا فِیْهِ مِنْ کَرَمِ الْاَخْلَاقِ وَالشِّیَمِ

جو آپ کے اخلاق بزرگ اور خصلتوں میں ہیں

اٰیَاتُ حَقٍّ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثَةٌ

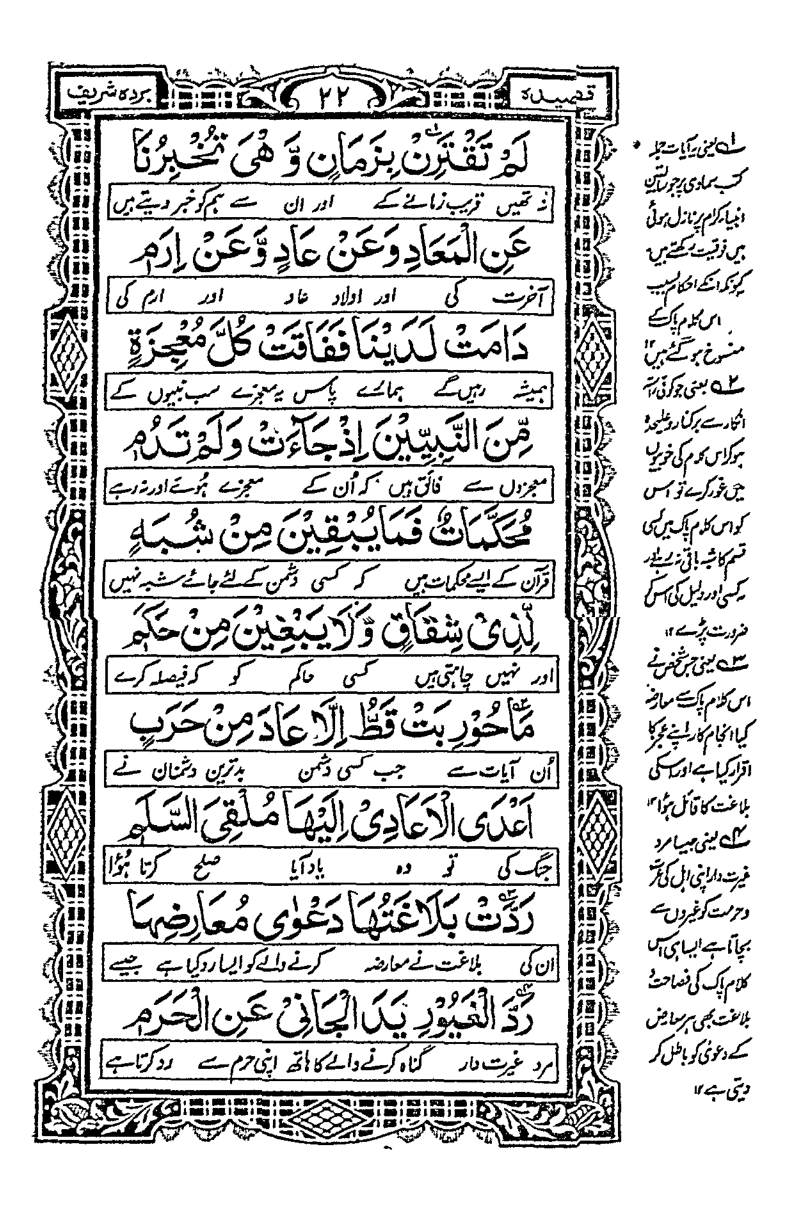
آیات حق کے ہیں رحمٰن سے محدث لفظوں میں کر

قَدِیْمَةٌ صِفَةُ الْمَوْصُوْفِ بِالْقِدَمِ

قدیم معنے اس لئے صفت اس کی ہیں جو موصوف ہے قدیم سے

۱؎ حاصل اس بیت کا او بیت آئندہ کا یہ ہے کہ اگرچہ معجزات آپ کے شخص پر ظاہر ہیں بیان کی ضرورت نہیں لیکن اس بیان سے اپنے کلام کی زینت مقصود ہے۔

۲؎ حاصل ان دو بیت کا یہ ہے کہ آیات کلام کریم جن کو خداوند رحیم نے ہر وقت کے مصلحت کے مناسب وقتاً فوقتاً لوح محفوظ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا ہے باعتبار نزول اور تلاوت کے حادث ہیں لیکن فی الحقیقت باعتبار الفاظ و معانی کے قدیم ہیں کیونکہ قرآن مجید اس ذات کا کلام ہے جو قدیم ہے لہٰذا یہ کلام قدیم ہے کسی زمانہ خاص سے تعلق نہیں رکھتے اور حال آیندہ اور احوال پہلی امتوں سے خبردار کرنے والے ہیں



لَمْ تَقْتَرِنْ بِزَمَانٍ وَّهِيَ تُخْبِرُنَا

نہ تھیں قریب زمانے کے اور ان سے ہم کو خبر دیتے ہیں

عَنِ الْمَعَادِ وَعَنْ عَادٍ وَّعَنْ إِرَمِ

آخرت کی اور اولاد عاد اور ارم کی

دَامَتْ لَدَيْنَا فَفَاقَتْ كُلَّ مُعْجِزَةٍ

ہمیشہ رہیں گے ہمارے پاس یہ معجزے سب نبیوں کے

مِّنَ النَّبِيِّيْنَ إِذْ جَاءَتْ وَلَمْ تَدُمِ

معجزوں سے فائق ہیں کہ ان کے معجزے ہوئے اور نہ رہے

مُحَكَّمَاتٌ فَمَا يُبْقِيْنَ مِنْ شُبَهٍ

قرآن کے ایسے محکمات ہیں کہ کسی دشمن کے لئے جائے شبہ نہیں

لِذِيْ شِقَاقٍ وَّلَا يَبْغِيْنَ مِنْ حَكَمِ

اور نہیں چاہتی ہیں کسی حاکم کو کہ فیصلہ کرے

مَا حُوْرِبَتْ قَطُّ إِلَّا عَادَ مِنْ حَرَبٍ

اُن آیات سے جب کسی دشمن بدترین دشمنان نے

أَعْدَى الْأَعَادِيْ إِلَيْهَا مُلْقِيَ السَّلَمِ

جنگ کی تو وہ یاد آیا صلح کرتا ہُوا

رَدَّتْ بَلَاغَتُهَا دَعْوٰى مُعَارِضِهَا

ان کی بلاغت نے معارضہ کرنے والے کو ایسا رد کیا ہے جیسے

رَدَّ الْغَيُوْرِ يَدَ الْجَانِيْ عَنِ الْحُرَمِ

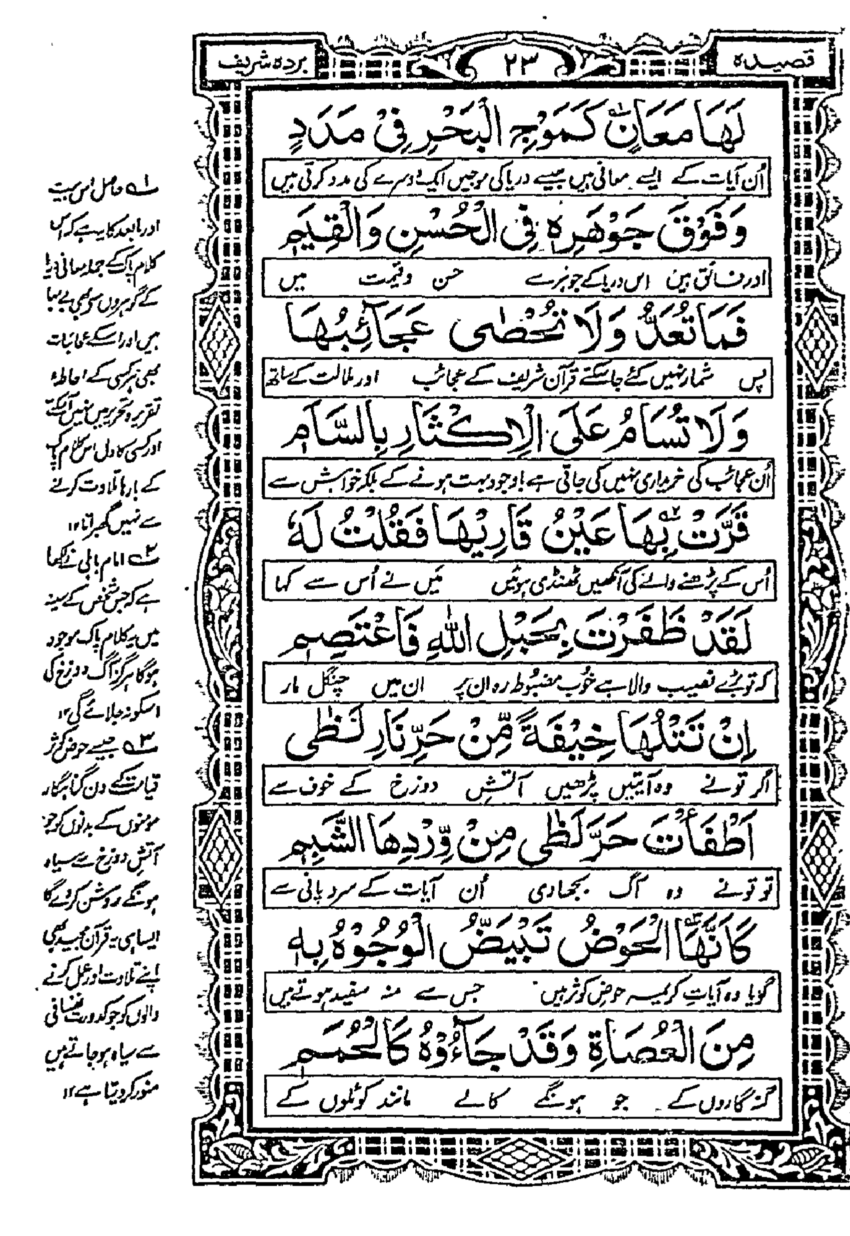
مرد غیرت دار گناہ کرنے والے کا ہاتھ اپنی حرم سے رد کرتا ہے

ا؎ یعنی یہ آیات جملہ کتب سماوی پر جو سابقین انبیاء کرام پر نازل ہوئی ہیں فوقیت رکھتے ہیں کیونکہ انکے احکام بسبب اس کلام پاک کے منسوخ ہو گئے ہیں ۱۲

۲؎ یعنی جو کوئی راستہ انکار سے پرکنارہ علیحدہ ہو کر اس کلام کی خوبیوں میں غور کرے تو اس کو اس کلام پاک میں کسی قسم کا شبہ باقی نہ رہیگا اور کسی اور دلیل کی اسکو ضرورت پڑے ۱۲

۳؎ یعنی جس شخص نے اس کلام پاک سے معارضہ کیا انجام کار اپنے عجز کا اقرار کیا ہے اور اسکی بلاغت کا قائل ہُوا ۱۲

۴؎ یعنی جیسا مرد غیرت دار اپنی اہل کی عزت و حرمت کو غیروں سے بچاتا ہے ایسا ہی اس کلام پاک کی فصاحت و بلاغت بھی ہر معارض کے دعویٰ کو باطل کر دیتی ہے ۱۲



لَهَا مَعَانٍ كَمَوْجِ الْبَحْرِ فِي مَدَدٍ

اُن آیات کے ایسے معانی ہیں جیسے دریا کی موجیں ایک دوسرے کی مدد کرتی ہیں

وَفَوْقَ جَوْهَرِهِ فِي الْحُسْنِ وَالْقِيَمِ

اور فائق ہیں اس دریا کے جوہر سے حسن و قیمت میں

فَمَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصٰى عَجَائِبُهَا

پس شمار نہیں کئے جا سکتے قرآن شریف کے عجائب اور ملالت کے ساتھ

وَلَا تُسَامُ عَلَى الْإِكْثَارِ بِالسَّأَمِ

اُن عجائب کی خریداری نہیں کی جاتی ہے باوجود بہت ہونے کے بلکہ خواہش سے

قَرَّتْ بِهَا عَيْنُ قَارِيهَا فَقُلْتُ لَهُ

اُس کے پڑھنے والے کی آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں میں نے اُس سے کہا

لَقَدْ ظَفِرْتَ بِحَبْلِ اللّٰهِ فَاعْتَصِمِ

کہ تو بڑے نصیب والا ہے خوب مضبوط رہ ان پر ان میں چنگل مار

إِنْ تَتْلُهَا خِيفَةً مِنْ حَرِّ نَارِ لَظٰى

اگر تو نے وہ آیتیں پڑھیں آتش دوزخ کے خوف سے

أَطْفَأْتَ حَرَّ لَظٰى مِنْ وِرْدِهَا الشَّبِمِ

تو تو نے وہ آگ بجھا دی اُن آیات کے سرد پانی سے

كَأَنَّهَا الْحَوْضُ تَبْيَضُّ الْوُجُوهُ بِهِ

گویا وہ آیاتِ کریمہ حوض کوثر ہیں جس سے منہ سفید ہوتے ہیں

مِنَ الْعُصَاةِ وَقَدْ جَاءُوهُ كَالْحُمَمِ

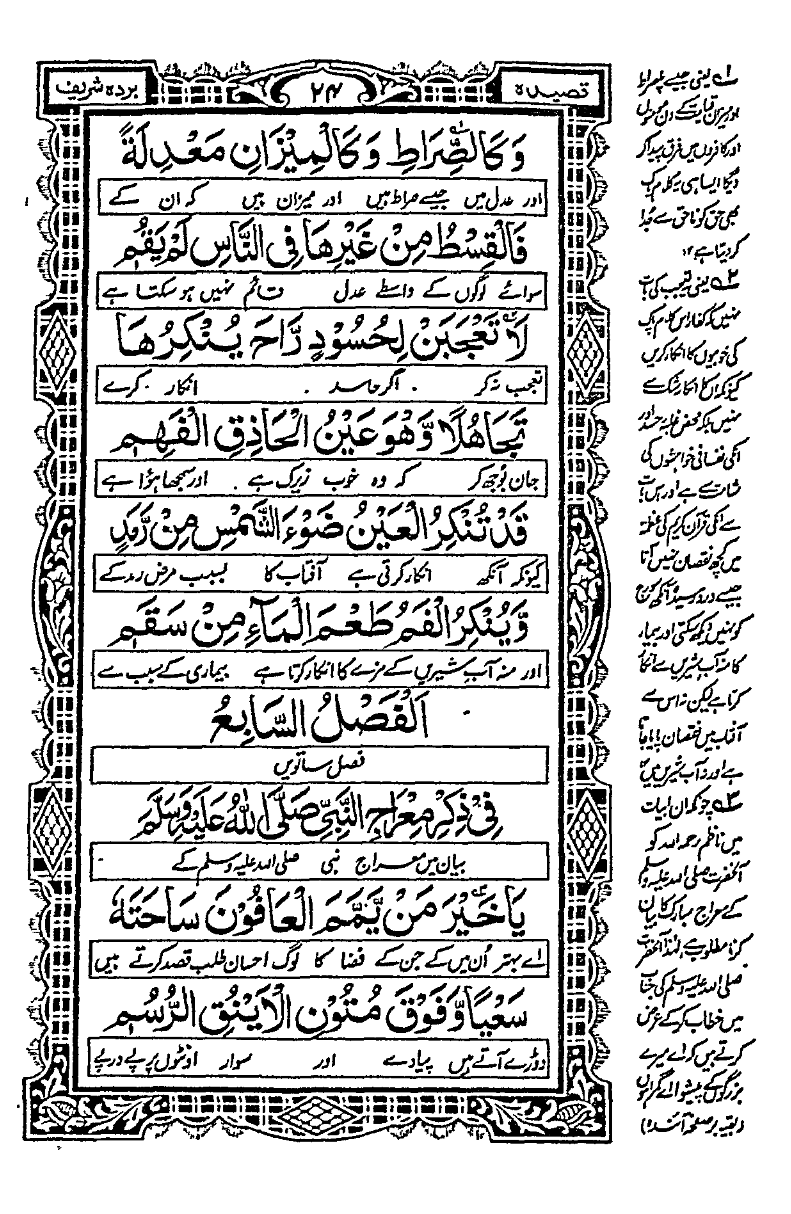
گنہگاروں کے جو ہونگے کالے مانند کوئلوں کے

ـــــــــــ

له حاصل اس بیت اور مابعد کا یہ ہے کہ اس کلام پاک کے جملہ معانی دریا کے گوہروں سے بھی بے بہا ہیں اور اسکے عجائبات بھی ہرگز کسی کے احاطۂ تقریر و تحریر میں نہیں آسکتے اور کسی کا دل اس کلام پاک کے بارہا تلاوت کرنے سے نہیں گھبراتا ۱۲

۲ امام بالی نے لکھا ہے کہ جس شخص کے سینہ میں یہ کلام پاک موجود ہوگا ہرگز آگ دوزخ کی اسکو نہ جلائے گی ۱۲

۳ جیسے حوض کوثر قیامت کے دن گنہگار مومنوں کے بدنوں کو جو آتشِ دوزخ سے سیاہ ہونگے روشن کردے گا ایسا ہی یہ قرآن مجید بھی اپنے تلاوت اور عمل کرنے والوں کو جو کدورت نفسانی سے سیاہ ہوجاتے ہیں منور کردیتا ہے ۱۲



وَكَالصِّرَاطِ وَكَالْمِيزَانِ مَعْدِلَةً

اور عدل میں جیسے صراط ہیں اور میزان ہیں کہ ان کے

فَالْقِسْطُ مِنْ غَيْرِهَا فِي النَّاسِ لَمْ يَقُمِ

سوائے لوگوں کے واسطے عدل قائم نہیں ہو سکتا ہے

لَا تَعْجَبَنْ لِحَسُودٍ رَاحَ يُنْكِرُهَا

تعجب نہ کر اگر حاسد انکار کرے

تَجَاهُلًا وَهُوَ عَيْنُ الْحَاذِقِ الْفَهِمِ

جان بوجھ کر کہ وہ خوب زیرک ہے اور سمجھا ہوا ہے

قَدْ تُنْكِرُ الْعَيْنُ ضَوْءَ الشَّمْسِ مِنْ رَمَدٍ

کیونکہ آنکھ انکار کرتی ہے آفتاب کا بسبب مرض رمد کے

وَيُنْكِرُ الْفَمُ طَعْمَ الْمَاءِ مِنْ سَقَمِ

اور منہ آب شیریں کے مزے کا انکار کرتا ہے بیماری کے سبب سے

اَلْفَصْلُ السَّابِعُ

فصل ساتویں

فِي ذِكْرِ مِعْرَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بیان میں معراج نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

يَا خَيْرَ مَنْ يَمَّمَ الْعَافُونَ سَاحَتَهُ

اے بہتر اُن میں کے جن کے فضا کا لوگ احسان طلب قصد کرتے ہیں

سَعْيًا وَفَوْقَ مُتُونِ الْأَيْنُقِ الرُّسُمِ

دوڑے آتے ہیں پیادے اور سوار اونٹوں پر پے در پے

ل یعنی جیسے پل صراط اور میزان قیامت کے دن مومنوں اور کافروں میں فرق پیدا کر دیگا ایسا ہی یہ کلام پاک بھی حق کو ناحق سے جُدا کر دیتا ہے۔

ل یعنی تعجب کی بات نہیں کہ کفار اس کلام پاک کی خوبیوں کا انکار کریں کیونکہ ان کا انکار شک سے نہیں بلکہ محض غلبۂ حسد اور انکی نفسانی خواہشوں کی شامت سے ہے اور ہمارا نہ انکی قرآن کریم کی عظمت میں کچھ نقصان نہیں آتا جیسے دردِ سپید آنکھ سورج کو نہیں دیکھ سکتی اور بیمار کا منہ آبِ شیریں سے انکار کرتا ہے لیکن نہ اس سے آفتاب میں نقصان پایا جاتا ہے اور نہ آب شیریں میں۔

ل چونکہ ان ابیات میں ناظم رحمہ اللہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج مبارک کا بیان کرنا مطلوب ہے لہٰذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں خطاب کر کے عرض کرتے ہیں کہ اے میرے بزرگوں کے پیشوا اے گروہ

(بقیہ بر صفحہ آئندہ)

وَمَنْ هُوَ الْاٰيَةُ الْكُبْرٰى لِمُعْتَبِرٍ

اور لیے وہ ذات مبارک آیت کبریٰ وہی ہے عبرت والے کے واسطے

وَمَنْ هُوَ النِّعْمَةُ الْعُظْمٰى لِمُغْتَنِمٖ

اور وہی ہے نعمت عظمیٰ غنیمت کرنے والے کو

سَرَيْتَ مِنْ حَرَمٍ لَيْلًا اِلٰى حَرَمٍ

سیر فرمائی تم نے ایک شب حرم کعبہ سے بیت المقدس کی حرم کی

كَمَا سَرَى الْبَدْرُ فِيْ دَاجٍ مِنَ الظُّلَمِ

جیسے چودھویں رات کا چاند اندھیری رات میں

وَبِتَّ تَرْقٰى اِلٰى اَنْ نِلْتَ مَنْزِلَةً

اور ترقی کرتے گئے یہاں تک کہ پہنچے قاب قوسین کے

مِنْ قَابِ قَوْسَيْنِ لَمْ تُدْرَكْ وَلَمْ تُرَمٖ

رتبہ کو جو نہ ادراک کیا جاتا ہے اور نہ طلب کیا جاتا ہے

وَقَدَّمَتْكَ جَمِيْعُ الْاَنْبِيَاءِ بِهَا

اور اس رتبہ کے سبب سب انبیا و مرسلین نے

وَالرُّسُلِ تَقْدِيْمَ مَخْدُوْمٍ عَلٰى خَدَمٖ

آپ کو مقدم کیا جیسے خادم اپنے مخدوم کو مقدم کرتے ہیں

وَاَنْتَ تَخْتَرِقُ السَّبْعَ الطِّبَاقَ بِهِمْ

اور آپ گذار کرتے چلے گئے ساتوں طبق آسمان کے

فِيْ مَوْكِبٍ كُنْتَ فِيْهِ صَاحِبَ الْعَلَمِ

اس طرح ان میں جیسے ایک لشکر کہ اس کے صاحب نشان آپ ہیں

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) کے واسطے اے دو زمان جہاں منشی کے نعمت عظمیٰ تیری ذات مقدس نے معراج کی رات میں کہ مکہ سے بیت المقدس تک نور پھیلایا ہے جیسے چودھویں رات کا چاند ظلمت شب کو منور کر دیتا ہے۔

۱؎ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شب معراج کو ایسے مقام قرب الٰہی پر تشریف فرما ہوئے کہ اس مقام کو نہ کوئی ادراک کر سکتا ہے اور نہ کوئی اسکی طلب کی جرأت رکھتا ہے۔ شب معراج بقول اکثر ۲۷ شب ماہ رجب ہے۔

۲؎ مدارج النبوۃ میں مذکور ہے کہ حضرت صلعم نے جملہ انبیا کو بیت المقدس میں نماز پڑھائی اور ہر ایک پیغمبر اپنے منازل تک حضرت کے ہمراہ رہے چنانچہ آدم آسمان اول تک اور عیسیٰ اور یحییٰ دوسرے تک اور یوسف تیسرے تک اور ادریس چوتھے تک اور ہارون پانچویں تک اور موسیٰ چھٹے تک اور ابراہیم ساتویں تک بعد اسکے آنحضرت ایسے مقام عالی پر پہنچے کہ اسکی طرف کسی نبی مرسل کو طاقت پہنچنے کی باقی رہی نہ ملائکہ مقربین کو۔



حَتّٰی اِذَا لَمْ تَدَعْ شَأْوًا لِّمُسْتَبِقٍ

یہاں تک کہ | باقی نہ رکھا پیش جانا | کسی آگے جانے والے کا

مِنَ الدُّنُوِّ وَلَا مَرْقًا لِّمُسْتَنِمِ

نزدیکی میں | اور نہ بالا جانے والے کا | بالا جانا

خَفَضْتَ کُلَّ مَقَامٍ بِالْاِضَافَةِ اِذْ

ہر مکان کو آپ نے پست کیا | جیسے اضافت سے زیر ہوتا ہے

نُوْدِیْتَ بِالرَّفْعِ مِثْلَ الْمُفْرَدِ الْعَلَمِ

اس لئے کہ آپ بلائے گئے بلندی پر | جیسے منادی مفرد علم رفع سے پڑھا جاتا ہے

کَیْمَا تَفُوْزُ بِوَصْلٍ اَیِّ مُسْتَتِرٍ

یہاں تک کہ بہرہ ور ہوئے | ایسے وصال سے | جو کمال پوشیدہ ہے

عَنِ الْعُیُوْنِ وَسِرٍّ اَیِّ مُکْتَتَمِ

آنکھوں سے | اور ایسے راز سے | جو نہایت پوشیدہ ہے

فَحُزْتَ کُلَّ فَخَارٍ غَیْرَ مُشْتَرَكٍ

پس حاصل ہوئے آپ کو سب ایسے رتبے جو باعث فخر ہیں اور ان میں کوئی شریک نہیں

وَجُزْتَ کُلَّ مَقَامٍ غَیْرَ مُزْدَحَمِ

اور گزرے | ہر مقام | میں کہ وہاں کوئی | اور نہ تھا

وَجَلَّ مِقْدَارُ مَا وُلِّیْتَ مِنْ رُّتَبٍ

اور بہت ہیں بزرگی میں | وہ رتبے | جو آپ کو دئیے گئے

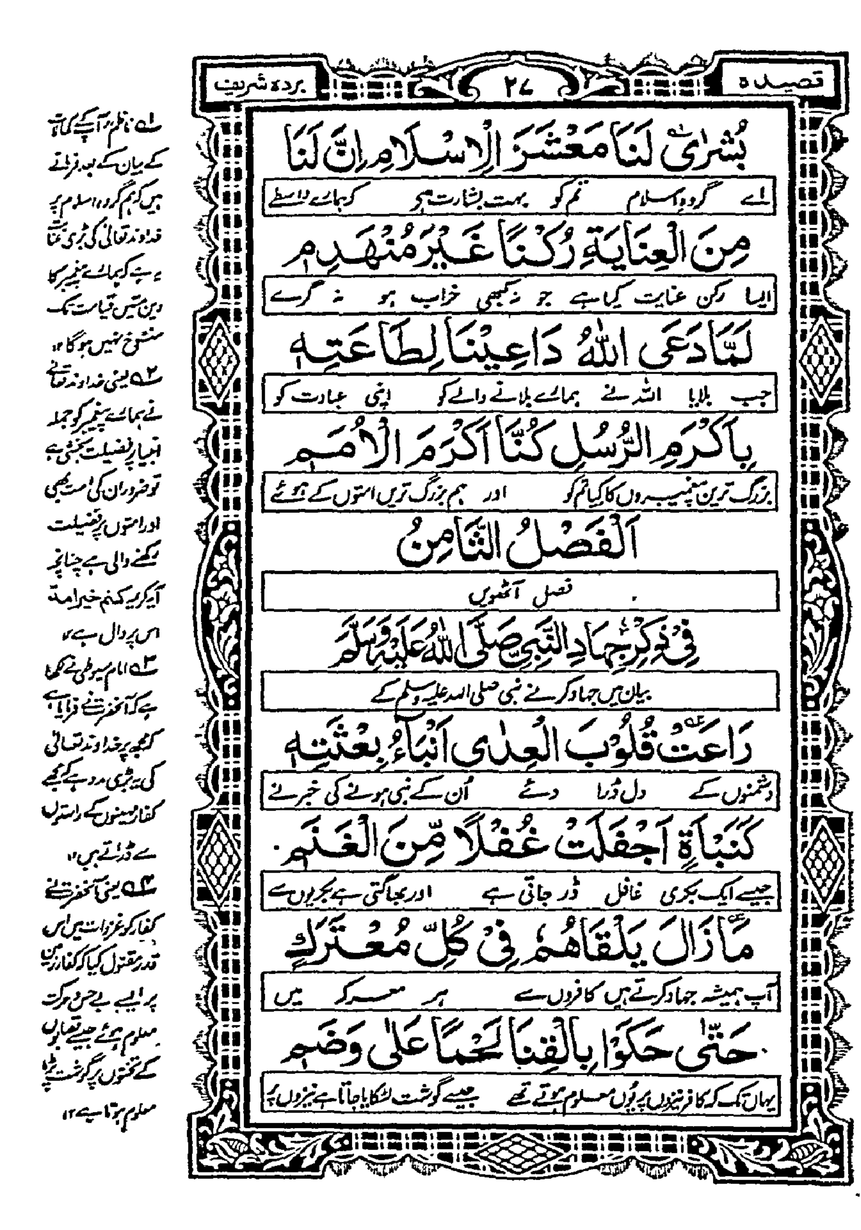
وَعَزَّ اِدْرَاكُ مَا اُوْلِیْتَ مِنْ نِّعَمِ

اور کسی کے ادراک میں نہ آئیں وہ نعمتیں | جو آپ کو عطا ہوئیں

ف۱ حاصل دونوں بیتوں کا یہ ہے کہ ہر عبد مقرب کے مقام سے بالاتر مقام پر پہنچے آنحضرت صلعم جس سے آپ مخصوص ہوئے حتی کہ بہرہ ور ہوئے ایسی ذات سے جو آنکھوں سے پوشیدہ ہے اور مطلع ہوئے ایسے راز پر جس سے کوئی خبردار نہیں"

ف۲ یعنی فراہم کیا آنحضرت نے ایسی نعمتوں کو جو باعث فخر ہیں اور آپ کا کوئی اس میں شریک نہیں اور پہنچ گئے آپ ایسے مقام تک جس میں اور کوئی نہ تھا"

ف۳ یعنی بڑے بڑے درجوں کو حاصل کیا آپ نے جن کا ادراک نہیں ہو سکتا ہے علی الخصوص دیدار الٰہی کہ صرف آپ ہی اس نعمت سے مخصوص ہیں اور کسی کو دنیا میں یہ نعمت حاصل نہیں ہوئی"



بُشْرٰى لَنَا مَعْشَرَ الْاِسْلَامِ اِنَّ لَنَا

اے گروہِ اسلام تم کو بہت بشارت ہو کہ ہمارے واسطے

مِنَ الْعِنَايَةِ رُكْنًا غَيْرَ مُنْهَدِمِ

ایسا رکن عنایت کیا ہے جو نہ کبھی خراب ہو نہ گرے

لَمَّا دَعَى اللّٰهُ دَاعِيْنَا لِطَاعَتِهِ

جب بلایا اللہ نے ہمارے بلانے والے کو اپنی عبادت کو

بِاَكْرَمِ الرُّسُلِ كُنَّا اَكْرَمَ الْاُمَمِ

بزرگ ترین پیغمبروں کا کیا ہم کو اور ہم بزرگ تریں امتوں کے ہوئے

اَلْفَصْلُ الثَّامِنُ

فصل آٹھویں

فِيْ ذِكْرِ جِهَادِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بیان میں جہاد کرنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

رَاعَتْ قُلُوْبَ الْعِدٰى اَنْبَاءُ بِعْثَتِهِ

دشمنوں کے دل ڈرا دیئے اُن کے نبی ہونے کی خبر نے

كَنَبْاَةٍ اَجْفَلَتْ غُفْلًا مِّنَ الْغَنَمِ

جیسے ایک بکری غافل ڈر جاتی ہے اور بھاگتی ہے بکریوں سے

مَا زَالَ يَلْقَاهُمْ فِيْ كُلِّ مُعْتَرَكٍ

آپ ہمیشہ جہاد کرتے ہیں کافروں سے ہر معرکہ میں

حَتّٰى حَكَوْا بِالْقَنَا لَحْمًا عَلٰى وَضَمٍ

یہاں تک کہ کافر نیزوں پر یوں معلوم ہوتے تھے جیسے گوشت لٹکایا جاتا ہے نیزوں پر

ك ناظم آپ کے کمالات کے بیان کے بعد فرماتے ہیں کہ ہم گروہ اسلام پر خداوند تعالیٰ کی بڑی عنایت ہے کہ ہمارے پیغمبر کا دین متین قیامت تک منسوخ نہیں ہوگا ۱۲

ك۲ یعنی خداوند تعالیٰ نے ہمارے پیغمبر کو جملہ انبیاء پر فضیلت بخشی ہے تو ضرور ان کی امت بھی اور امتوں پر فضیلت رکھنے والی ہے چنانچہ آیۂ کریمہ کنتم خیر امۃ اس پر دال ہے ۱۲

ك۳ امام سیوطی نے لکھا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ مجھ پر خداوند تعالیٰ کی یہ بڑی مدد ہے کہ مجھ سے کفار مہینوں کے راستہ سے ڈرتے ہیں ۱۲

ك۴ یعنی آنحضرت نے کفار کو غزوات میں اس قدر مقتول کیا کہ کفار نیزوں پر ایسے بے حس و حرکت معلوم ہوئے جیسے قصابوں کے تختوں پر گوشت پڑا معلوم ہوتا ہے ۱۲



وَدُّوا الْفِرَارَ فَكَادُوا يَغْبِطُوْنَ بِهٖ ۱

بھاگنا دوست رکھتے تھے اور قریب تھا کہ رشک کریں ان پر

اَشْلَاءَ شَالَتْ مَعَ الْعِقْبَانِ وَالرُّخَمِ

جن کے گوشت عقاب اور اور پرندے اوپر لے گئے

تَمْضِي اللَّيَالِي وَلَا يَدْرُوْنَ عِدَّتَهَا

راتیں گزرتی تھیں اور کافر نہ جانتے تھے اُن کے شمار

مَا لَمْ تَكُنْ مِّنْ لَّيَالِي الْاَشْهُرِ الْحُرُمِ

جب تک راتیں اُن مہینوں کی نہ ہوتیں جن میں لڑائی حرام ہے

كَاَنَّمَا الدِّيْنُ ضَيْفٌ حَلَّ سَاحَتَهُمْ

گویا دینِ اسلام ان کے گھروں میں ایسا مہمان آیا ہے

بِكُلِّ قَرْمٍ اِلٰى لَحْمِ الْعِدٰى قَرِمِ

ہر سردار پر کہ دشمنوں کے گوشت کھانے پر بہت حریص ہے

يَجُرُّ بَحْرَ خَمِيْسٍ فَوْقَ سَابِحَةٍ

دریائے جنگجو خوش رفتار گھوڑوں پر سے ان کو کھینچتا ہے اور

تَرْمِيْ بِمَوْجٍ مِّنَ الْاَبْطَالِ مُلْتَطِمِ

بہادروں کی موج کو پھینکتا ہے تھپیڑیں لگاتا ہوا

مِنْ كُلِّ مُنْتَدِبٍ لِّلّٰهِ مُحْتَسِبٍ

ہر اجابت کرنے والا اللہ سے امید رکھنے والا ہے

يَسْطُوْ بِمُسْتَاْصِلٍ لِّلْكُفْرِ مُصْطَلِمِ

حملہ کرتا ہے کافروں کو جڑ سے اکھیڑنے کو اکھیڑنے میں

۱ یعنی کفار کو زمین پر رہنا دشوار تھا اور یہ آرزو میں تھے کہ کاش کے اگر ہم وہ ٹکڑے گوشت کے ہوتے جو پرند جانوروں کے جنگلوں میں ہوتے ہیں تو البتہ اس عذاب سے رستگاری پاتے۔

۲ یعنی حضرت صلعم کے خوف سے ایسے بےحس ہوگئے تھے کہ رات دن کا شمار بھول جاتے مگر محرم رجب ذی القعدہ ذی الحجہ ان چار ماہ میں آرام پاتے کیونکہ اوائل اسلام میں ان چار ماہ میں قتال کرنا حرام تھا اور بعد کو یہ حکم منسوخ ہوگیا۔

۳ یعنی اسلام مع ہمراہی صحابہ کرام کفار کے نزدیک ایسا مہمان بن کر آیا کہ انکے گوشت کا بھوکا تھا۔

۴ یعنی جب صحابہ کرام حضرت کے ہمراہ کفار کے مقابلہ کیلئے تیز رفتار گھوڑوں پر سوار ہوتے تھے تو مخالفین کی آنکھوں میں دریا موج زن نظر آتے تھے۔

۵ حاصل بیت اور مابعد کا یہ ہے کہ صحابہ

(بقیہ برصفحہ آئندہ)



حَتّٰی غَدَتْ مِلَّۃُ الْاِسْلَامِ وَھِیَ بِہِمْ

یہاں تک کہ ملت اسلام جو پہلے غریب تھی کوئی اسے

مِّنْ بَعْدِ غُرْبَتِہَا مَوْصُوْلَۃَ الرَّحِمِ

کچھ نہ سمجھتا تھا اپنے اقربا سے مل گئی

مَکْفُوْلَۃً اَبَدًا مِّنْھُمْ بِخَیْرِ اَبٍ

وہ ملت کفالت میں ان سے ہے ہمیشہ اچھے باپ

وَخَیْرِ بَعْلٍ فَلَمْ تَیْتَمْ وَلَمْ تَئِمِ

اور اچھے شوہر کے پس نہ یتیم ہوگی اور نہ بیوہ ہوگی

ھُمُ الْجِبَالُ فَسَلْ عَنْھُمْ مُّصَادِمَھُمْ

وہ لشکر اسلام پہاڑ ہیں اُن سے پُوچھ کافروں کے صدمے پہنچانے کی خبر

مَاذَا رَاٰی مِنْھُمْ فِیْ کُلِّ مُصْطَدَمِ

کہ کافروں نے کیا دیکھا ہے ہر معرکہ میں

فَسَلْ حُنَیْنًا وَّسَلْ بَدْرًا وَّسَلْ اُحُدًا

جنگ حنین اور جنگ بدر اور جنگ اُحد کا حال پُوچھ

فُصُوْلَ حَتْفٍ لَّھُمْ اَدْھٰی مِنَ الْوَخَمِ

کہ کافروں کے لئے موت کی فصلیں تھیں وبا سے زیادہ سخت

اَلْمُصْدِرِی الْبِیْضِ حُمْرًا بَعْدَ مَا وَرَدَتْ

وہ صحابہ دشمنوں کے خون سے سفید تلواروں کو سرخ نکالنے والے

مِنَ الْعِدٰی کُلَّ مُسْوَدٍّ مِّنَ اللِّمَمِ

بعد اُن کے سیاہ بالوں کے کاٹنے کے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) کرام مقبول درگاہ مجیب الدعوات تھے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے اسلام کو ترقی دیتے اور کفر کو مٹاتے تھے یہاں تک کہ اسلام نے بسبب ان کی سعی کے کمال ضعف کے بعد قوت پائی اور دین کے ساتھ بھائی چارہ کرلیا ۱۲

۱؎ مراد باپ سے حضرت ابراہیم ہیں کیونکہ ابتدا اسلام کی ان سے ہی چنانچہ آیۂ کریمہ ملۃ ابیکم ابرھیم اسی پر دال ہے اور شوہر سے مراد حضرت صلعم ہیں کیونکہ آپ ہمیشہ حضرت اسلام کے معین و مددگار رہیں ۱۲

۲؎ یعنی صحابہ کرام پہاڑوں کے مانند لڑائیوں میں ثابت الاقدام تھے اور دشمنوں کو اُن سے سخت مصیبتیں پہنچی ہیں حالات انکے بدر و احد و حنین وغیرہ سے دریافت کرنا چاہیئے ۱۲

۳؎ یعنی جب دشمنوں کی کھوپڑیوں پر تلواروں کو مارتے تھے تو تلواریں ان کی طرف سرخ رنگ ہو کے لوٹتی تھیں ۱۲



وَالْكَاتِبِيْنَ بِسُمْرِ الْخَطِّ مَا تَرَكَتْ

اور وہ صحابہ نیزوں کی قلموں سے خط لکھنے والے کہ ان کی قلموں نے

اَقْلَامُهُمْ حَرْفَ جِسْمٍ غَيْرَ مُنْعَجِمِ

کسی حرف جسم کو بے نقطہ ضرب کے نہیں چھوڑا

شَاكِي السِّلَاحِ لَهُمْ سِيْمَا تُمَيِّزُهُمْ

اُن کے ہتھیار کبھی ہوئی نشانی تھی ان کے امتیاز کی

وَالْوَرْدُ يُمْتَازُ بِالسِّيْمَا مِنَ السَّلَمِ

کہ گل نشانی سے ممتاز ہوتا ہے درخت خاردار سے

يُهْدِيْ اِلَيْكَ رِيَاحَ النَّصْرِ نَشْرُهُمْ

ان کی خوشخبریاں تجھ کو ہوائے نصرت کا ہدیہ بھیجتی ہیں

فَتَحْسَبُ الْوَرْدَ فِي الْاَكْمَامِ كُلَّ كَمِ

پس تو گمان کرے کہ ہر دلاور گلاب ہے غلاف میں

كَاَنَّهُمْ فِيْ ظُهُوْرِ الْخَيْلِ نَبْتُ رُبًا

گویا وہ اپنے گھوڑوں کی پشت پر ایسے ہیں جیسے اس ہی درخت اُگے ہیں

مِنْ شِدَّةِ الْحَزْمِ لَا مِنْ شِدَّةِ الْحُزُمِ

اپنی شجاعت اور احتیاط کے سبب نہ اس سبب سے کہ زین تنگ ہیں

طَارَتْ قُلُوْبُ الْعِدٰى مِنْ بَأْسِهِمْ فَرَقًا

دشمنوں کے دلوں میں لرزہ پڑا جان کے ڈر سے

فَمَا تُفَرِّقُ بَيْنَ الْبَهْمِ وَالْبُهَمِ

چارپائے آدمی سے نہیں پہچانتے ڈر اور غم سے

ف۱ یعنی جب کوئی کافر صحابہ کا مقابلہ کرتا تو اسکے نیزوں سے ہرگز بچ کر نہ جاتا تھا۔

ف۲ یعنی اگرچہ صحابہ بھی دشمنوں کے مانند ہتھیار باندھنے والے تھے لیکن ان دونوں میں یہ امتیاز تھا کہ صحابہ کے ہدایت اور عبادت کے نشان ہمیشہ چمکتے ہوتے تھے جیسا کہ گلاب بھی ببول کے درخت کے مانند کانٹے رکھتا ہے لیکن جو بات گلاب میں ہے ببول میں نہیں پائی جاتی۔

ف۳ یعنی جیسے گلاب کے پھول کی کلیاں اپنے غلاف میں ہوتی ہیں لیکن جو ان کی خوشبو کو ہر طرف پھیلاتی ہے ایسا ہی جب صحابہ زرہ وغیرہ پہنتے تھے تو ان کی تندی کی خوشبو اسلام کے دماغ کو معطر کر دیتی تھی۔

ف۴ یعنی اس قدر اہل اسلام کا خوف دل میں پہنچا تھا کہ بکری کے بچے کو بھی سوار سمجھ کر بھاگ جاتے تھے۔

وَمَنْ تَكُنْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ نُصْرَتُهٗ
اور جس کو رسول اللہ سے مدد اور نصرت آئے

اِنْ تَلْقَهُ الْاُسْدُ فِيْ اٰجَامِهَا تَجِمِ
اگر شیر بھی اس پر آئے تو اس کے ڈر سے تابع ہو جائے

وَلَنْ تَرٰى مِنْ وَّلِيٍّ غَيْرَ مُنْتَصِرٍ
ہرگز تو کبھی نہ دیکھے گا کہ آپ کا دوست مدد نہ پائے

بِهٖ وَلَا مِنْ عَدُوٍّ غَيْرَ مُنْقَصِمِ
اور آپ کا دشمن ٹکڑے ٹکڑے نہ ہو

اَحَلَّ اُمَّتَهٗ فِيْ حِرْزِ مِلَّتِهٖ
اپنی امت کو اپنی ملت کے قلعے میں ایسا لے لیا ہے

كَاللَّيْثِ حَلَّ مَعَ الْاَشْبَالِ فِيْ اَجَمِ
جیسے شیر اپنے بچوں کو نیستان میں

كَمْ جَدَّلَتْ كَلِمَاتُ اللّٰهِ مِنْ جَدِلٍ
کلماتِ الٰہی نے بہت جھگڑنے والوں سے جنگ کی

فِيْهِ وَكَمْ خَصَمَ الْبُرْهَانُ مِنْ خَصِمِ
آپ کی شان میں اور بہت برہانِ الٰہی نے خصومت کی یعنی غالب آئیں

كَفَاكَ بِالْعِلْمِ فِي الْاُمِّيِّ مُعْجِزَةً
تجھ کو یہی معجزہ کافی ہے کہ امی کو زمانۂ

فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالتَّاْدِيْبِ فِي الْيُتُمِ
جاہلیت میں علم اور یتیم کو ادب حاصل ہو

۱ یعنی آنحضرت کے اصحاب ایسے مقربانِ بارگاہِ رسول ہیں کہ اگر انکی شجاعت کا خوف کافروں پر غلبہ کرے زمین آسمان کفار کی آنکھوں میں تیرہ و تار نظر آئے تو تعجب نہیں ہے کیونکہ آنحضرت اور اصحاب کرام سے شیر بھی ڈرتا ہے چنانچہ ابن عمر نے لوگوں کے اژدحام کو دیکھکر دریافت کیا کہ کیا باعث ہے لوگوں نے کہا کہ شیر نے لوگوں کا راستہ بند کر دیا ہے ابن عمر گھوڑے سے اترے اور شیر کے کان پکڑ کر کہا کہ تو مخلوق کو ایذا پہنچاتا ہے خبردار اس جنگل میں اگر رہنا ہو تو پھر کسی کو تکلیف نہ دینا شیر بات سنکر جنگل کو چلا گیا اپنا سر جھکا کر ۱۲

۲ ناظم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ دوستدار آنحضرت ہمیشہ مظفر و منصور رہیں گے اور دشمنانِ دین ہمیشہ مغلوب و مقہور رہیں گے ۱۲

۳ حاصل یہ ہے کہ زمانۂ جاہلیت میں یہ عرب لوگ شرائع و احکام سے بالکل بے خبر تھے اور باوجودیکہ آنحضرت صلعم امی اور یتیم تھے اور نہ قوم سے کبھی باہر گئے اور نہ کسی سے تعلیم پائی ۱۲

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)



اَلْفَصْلُ التَّاسِعُ

فصل نویں

فِی طَلَبِ مَغْفِرَۃٍ مِّنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَ شَفَاعَۃٍ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

بیان میں اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگنے کے اور طلب کرنے میں شفاعت کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

خَدَمْتُہٗ بِمَدِیْحٍ اَسْتَقِیْلُ بِہٖ

میں نے آپ کی خدمت مدح سے اس لئے کی ہے کہ عفو ہو جائیں

ذُنُوْبَ عُمْرٍ مَّضٰی فِی الشِّعْرِ وَالْخِدَمِ

وہ گناہ جو اتنی عمر میں کئے ہیں یعنی شعر کہتا رہا ہوں اور خدمت کی ہے دولتمند کی

اِذْ قَلَّدَانِیْ مَا تُخْشٰی عَوَاقِبُہٗ

کیونکہ میرے گلے میں پٹہ ڈال دیا ہے دونوں باتوں نے جس سے انجام کا خوف ہے

کَاَنَّنِیْ بِہِمَا ھَدْیٌ مِّنَ النَّعَمِ

گویا ان دونوں باتوں سے میں حیوان ہوں چارپایوں میں

اَطَعْتُ غَیَّ الصِّبَا فِی الْحَالَتَیْنِ وَمَا

میں نے لڑکپن کی گمراہی کی اطاعت کی دونوں حالتوں میں اور کچھ

حَصَّلْتُ اِلَّا عَلَی الْاٰثَامِ وَالنَّدَمِ

حاصل نہ ہوا سوا گناہوں اور پشیمانی کے

فَیَا خَسَارَۃَ نَفْسِیْ فِیْ تِجَارَتِہَا

بڑا افسوس ہے کہ نفس کو تجارت میں بڑا نقصان ہو

لَمْ تَشْتَرِ الدِّیْنَ بِالدُّنْیَا وَلَمْ تَسُمِ

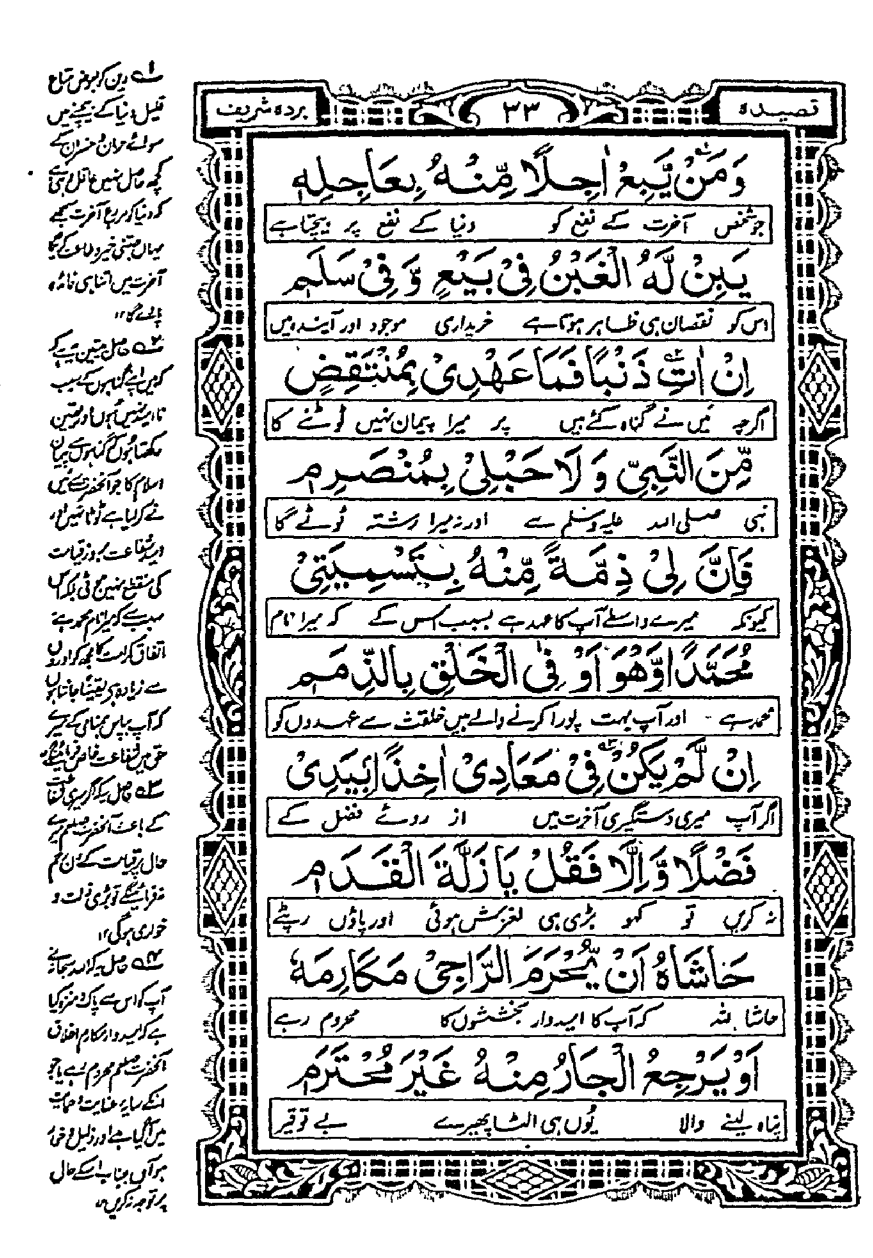
کہ دین کو نہ خریدا دنیا کے عوض اور مول نہ لیا

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) پھر ایسے فضائل حمیدہ اور علوم اولین و آخرین اور آداب اخلاق و نصائح و حکمتیں بیان فرمائیں یہ سب محض تعلیم علام الغیوب سے اور دلیل قاطع ہے آپ کی نبوت پر کسی عاقل کو گنجائش شک کی نہیں ہے۔"

۱؎ حاصل دونوں بیت کا یہ ہے کہ میں نے ساری عمر اپنی مدح و ثنائے اور خدمتگذاری اہل دنیا میں گذاری اب مستحق عذاب کا ہوا پس اسکی تلافی یہی ہے کہ مدح سرائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ذریعہ اپنی نجات کا کروں اور حق تعالیٰ سے بخشش مانگوں تا عقوبت میرے گناہوں کی مبدل برحمت الٰہی ہو جائے اور عذاب سے رستگاری ہو"

۲؎ حاصل یہ کہ نفس کی شامت سے طمع دنیا میں اہل دنیا کی مدح و ثنا میں گرفتار رہتا ہوا اور سوائے حسرت و ندامت کے میں نے کچھ حاصل نہ کیا

۳؎ نفس کو لائق تھا کہ دین کو اختیار کرتا اور اہل دنیا کی طرف مشغول نہ ہوتا لیکن اپنی جبلی گمراہی کے سبب خواہش دنیا کی اور آخرت کو مفت تباہ کر دیا۔



وَمَنْ يَّبِعْ اٰجِلًا مِّنْهُ بِعَاجِلِهٖ

جو شخص آخرت کے نفع کو دنیا کے نفع پر بیچتا ہے

يَبِنْ لَهُ الْغَبْنُ فِیْ بَيْعٍ وَّ فِیْ سَلَمِ

اس کو نقصان ہی ظاہر ہوتا ہے خریداری موجود اور آیندہ میں

اِنْ اٰتِ ذَنْبًا فَمَا عَهْدِیْ بِمُنْتَقِضٍ

اگرچہ میں نے گناہ کئے ہیں پر میرا پیمان نہیں ٹوٹنے کا

مِّنَ النَّبِیِّ وَلَا حَبْلِیْ بِمُنْصَرِمِ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہ میرا رشتہ ٹوٹے گا

فَاِنَّ لِیْ ذِمَّةً مِّنْهُ بِتَسْمِيَتِیْ

کیونکہ میرے واسطے آپ کا عہد ہے بسبب اس کے کہ میرا نام

مُحَمَّدًا وَّهُوَ اَوْفَى الْخَلْقِ بِالذِّمَمِ

محمد ہے ۔ اور آپ بہت پورا کرنے والے ہیں خلقت سے عہدوں کو

اِنْ لَّمْ يَكُنْ فِیْ مَعَادِیْ اٰخِذًا بِيَدِیْ

اگر آپ میری دستگیری آخرت میں از روئے فضل کے

فَضْلًا وَّاِلَّا فَقُلْ يَا زَلَّةَ الْقَدَمِ

نہ کریں تو کہو بڑی ہی لغزش ہوئی اور پاؤں رپٹے

حَاشَاهُ اَنْ يُّحْرَمَ الرَّاجِیْ مَكَارِمَهٗ

حاشا للہ کہ آپ کا امیدوار بخششوں کا محروم رہے

اَوْ يَرْجِعَ الْجَارُ مِنْهُ غَيْرَ مُحْتَرَمِ

پناہ لینے والا یوں ہی الٹا پھیرے بے توقیر

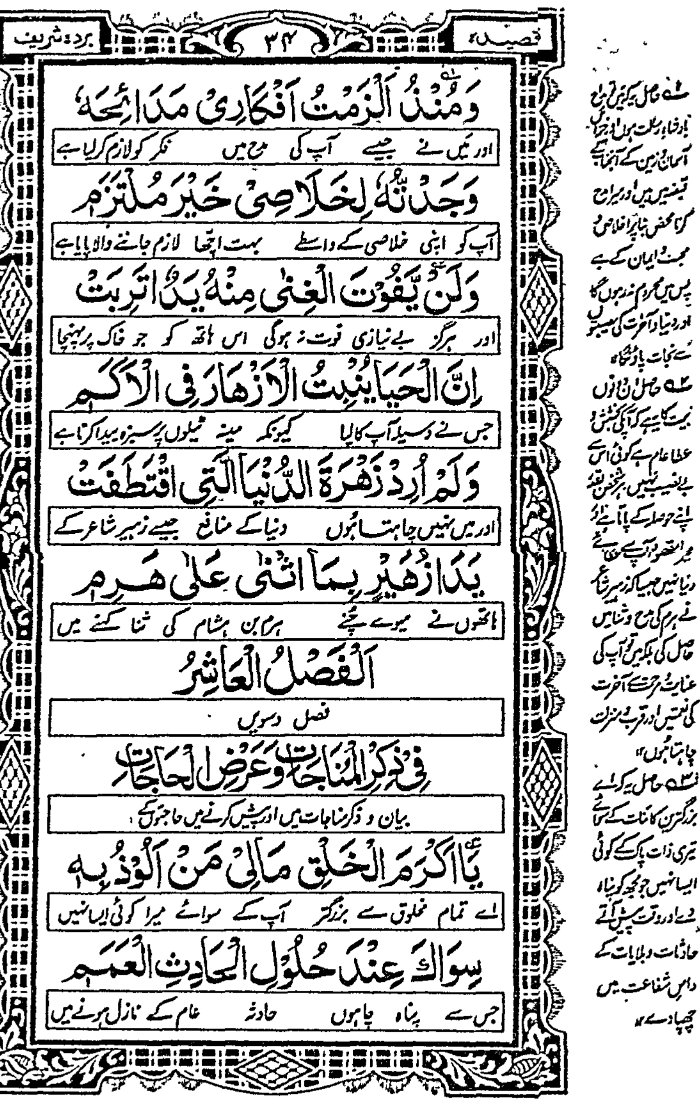
---

۱ دین کو بعوض متاع قلیل دنیا کے بیچنے میں سوائے حرمان و خسران کے کچھ حاصل نہیں عاقل وہ ہے جو دنیا کو مزرع آخرت سمجھے یہاں جتنی خیر و طاعت کریگا آخرت میں اتنا ہی ثمرہ پائے گا"

۲ حاصل یہ ہے کہ گو میں اپنے گناہوں کے سبب نادم نہیں ہوں اور یقین رکھتا ہوں کہ گناہوں سے پیمان اسلام کا جو آنحضرت سے میں نے کیا ہے ٹوٹا نہیں اور شفاعت روز قیامت کی منقطع نہیں ہوئی بلکہ اس سبب سے کہ میرا نام محمد ہے اتفاق کہ اسم کا مجھ کو اوروں سے زیادہ یقینا جانتا ہوں کہ آپ پاس ہمنامی کے میرے حق میں شفاعت خاص فرمائینگے

۳ حاصل یہ کہ اگر میری شفاعت کے باعث آنحضرت صلعم میرے حال پر قیامت کے دن کرم نہ فرمائینگے تو بڑی ذلت و خواری ہوگی"

۴ حاصل یہ کہ اللہ سبحانہ آپ کو اس سے پاک و منزہ کیا ہے کہ امیدوار مکارم اخلاق آنحضرت صلعم محروم رہے یا جو انکے سایہ عنایت و حمایت میں آگیا ہے وہ ذلیل و خوار ہو اور آپ جناب اسکے حال پر توجہ نہ کریں"



وَمُنْذُ اَلْزَمْتُ اَفْكَارِيْ مَدَائِحَهٗ

اور میں نے جیسے آپ کی مدح میں فکر کو لازم کر لیا ہے

وَجَدْتُّهٗ لِخَلَاصِيْ خَيْرَ مُلْتَزَمِ

آپ کو اپنی خلاصی کے واسطے بہت اچھا لازم جاننے والا پایا ہے

وَلَنْ يَّفُوْتَ الْغِنٰى مِنْهُ يَدًا تَرِبَتْ

اور ہرگز بے نیازی فوت نہ ہوگی اس ہاتھ کو جو خاک پر پہنچا

اِنَّ الْحَيَا يُنْبِتُ الْاَزْهَارَ فِي الْاَكَمِ

جس نے وسیلہ آپ کا لیا کیونکہ مینہ ٹیلوں پر سبزہ پیدا کرتا ہے

وَلَمْ اُرِدْ زَهْرَةَ الدُّنْيَا الَّتِيْ اقْتَطَفَتْ

اور میں نہیں چاہتا ہوں دنیا کے منافع جیسے زہیر شاعر کے

يَدَا زُهَيْرٍ بِمَا اَثْنٰى عَلٰى هَرِمِ

ہاتھوں نے میوے چنے ہرم بن ہشام کی ثنا کرنے میں

اَلْفَصْلُ الْعَاشِرُ

فصل دسویں

فِيْ ذِكْرِ الْمُنَاجَاتِ وَعَرْضِ الْحَاجَاتِ

بیان و ذکر مناجات میں اور پیش کرنے میں حاجتوں کے

يَا اَكْرَمَ الْخَلْقِ مَالِيْ مَنْ اَلُوْذُ بِهٖ

اے تمام مخلوق سے بزرگتر آپ کے سوائے میرا کوئی ایسا نہیں

سِوَاكَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمَمِ

جس سے پناہ چاہوں حادثہ عام کے نازل ہونے میں

لــه حاصل یہ کہ میری مدح بارگاہ رسالت میں ادھر ان آسمان زمین کے آنجناب کے تعریف میں اور میرا مدح کرنا محض بنا پر اخلاص و محبت و ایمان کے ہے پس میں محروم نہ ہوں گا اور دنیا و آخرت کی عیبتوں سے نجات پاؤں گا۔

لــه حاصل ان ابیات کا یہ ہے کہ آپ کی بخشش و عطا عام ہے کوئی اس سے بے نصیب نہیں ہر شخص بقدر اپنے حوصلے کے پاتا ہے اور میرا مقصود آپ سے مدح کے دنیا نہیں جیسا کہ زہیر شاعر نے ہرم کی مدح و ثنا میں حاصل کی بلکہ میں تو آپ کی عنایت و حرمت سے آخرت کی نعمتیں اور قرب و منزلت چاہتا ہوں۔"

لــه حاصل یہ کہ اے بزرگتر تمام کائنات کے سوائے تیری ذات پاک کے کوئی ایسا نہیں جو مجھ کو پناہ دے اور وقت پیش آنے حادثات و بلیات کے دامن شفاعت میں چھپا دے۔"

وَلَنْ یَّضِیْقَ رَسُوْلَ اللّٰہِ جَاهُكَ بِیْ

اور آپ کا رتبہ ہرگز مضائقہ نہ چاہے گا میری شفاعت کا

اِذَا الْکَرِیْمُ تَجَلّٰی بِاسْمِ مُنْتَقِمِ

جس وقت اللہ کریم کا سزا دینے والا جلوہ کرے گا یعنی قیامت کو

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا

کیونکہ دنیا اور آخرت آپ کی بخششوں میں سے ہے

وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

اور لوح و قلم آپ کے علموں میں سے ہیں

يَا نَفْسُ لَا تَقْنَطِىْ مِنْ زَلَّةٍ عَظُمَتْ

اے دل ناامید نہ ہو بڑے گناہوں کے سبب سے

اِنَّ الْكَبَائِرَ فِى الْغُفْرَانِ كَاللَّمَمِ

اس لئے کہ بخشش میں گناہ کبیرہ چھوٹے ہیں

لَعَلَّ رَحْمَةَ رَبِّىْ حِيْنَ يَقْسِمُهَا

امید ہے کہ اللہ کی رحمت جب تقسیم ہوگی تو موافق

تَاْتِىْ عَلٰى حَسَبِ الْعِصْيَانِ فِى الْقِسَمِ

گناہوں کے ہوگی جس کے گناہ بہت ہونگے اس پر رحمت بہت ہوگی

يَا رَبِّ وَاجْعَلْ رَجَائِىْ غَيْرَ مُنْعَكِسٍ

اے میرے پروردگار میری امید کو الٹا نہ کیجیو

لَدَيْكَ وَاجْعَلْ حِسَابِىْ غَيْرَ مُنْخَرِمِ

اپنے سامنے اور میرے حساب کو یعنی التجا کو برلائیو

---

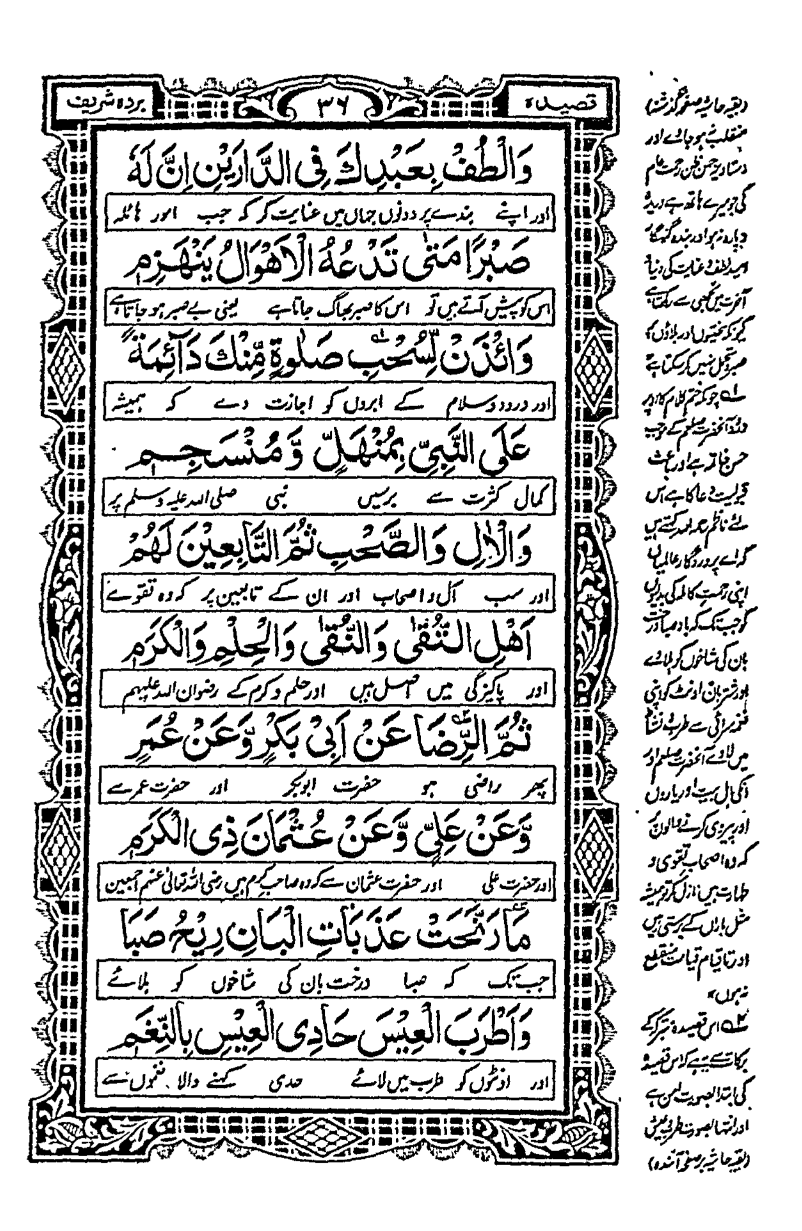
۵۱ حاصل بردو بیت کا یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ گنہگاروں کو حکم سزا کا دیگا اس وقت مجھ کو آپ اپنی شفاعت میں چھپا دیں اور شدائد و اہوال قیامت سے رہائی بخشیں تو آپکی بخشش سے کچھ بعید نہیں کیونکہ دنیا و آخرت آپکے وجود باجود سے جلوہ گر ہوئی ہے اور آپ کا علم جمیع اشیا کو محیط ہے جو لوح محفوظ پر زبان قلم سے برآمد ہوئے ہیں۔"

۵۲ حاصل یہ کہ باری تعالیٰ کی بخشش کے آگے مثل صغائر کے ہیں پس ناامیدی اس کی رحمت عام سے گنجائش نہیں رکھتی ہے وہ فرماتا ہے لا تقنطوا من رحمة الله ان الله يغفر الذنوب جميعا"

۵۳ حاصل یہ کہ نزول رحمت رب بقدر معصیت کے ہو سکتی ہے تو جس کے گناہ بہت ہوں وہ مستحق زیادہ رحمت کا ہے"

۵۴ ناظم کہتے ہیں کہ اے میرے پروردگار امید نجات کی قیامت میں تیری جناب پاک سے ہے امیدواروں کے ساتھ خیبت و ہلاکت کے

(بقیہ حاشیہ برصفحہ آئندہ)



وَالْطُفْ بِعَبْدِكَ فِي الدَّارَيْنِ إِنَّ لَهُ

اور اپنے بندے پر دونوں جہاں میں عنایت کر کہ جب اور ہائلہ

صَبْرًا مَتٰى تَدْعُهُ الْاَهْوَالُ يَنْهَزِمِ

اس کو پیش آتے ہیں تو اس کا صبر بھاگ جاتا ہے یعنی بے صبر ہو جاتا ہے

وَائْذَنْ لِسُحْبِ صَلٰوةٍ مِّنْكَ دَائِمَةً

اور درود وسلام کے ابروں کو اجازت دے کہ ہمیشہ

عَلَى النَّبِيِّ بِمُنْهَلٍّ وَّمُنْسَجِمِ

کمال کثرت سے برسیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر

وَالْاٰلِ وَالصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِيْنَ لَهُمْ

اور سب آل واصحاب اور ان کے تابعین پر کہ وہ تقوے

اَهْلِ التُّقٰى وَالنُّقٰى وَالْحِلْمِ وَالْكَرَمِ

اور پاکیزگی میں اصل ہیں اور حلم وکرم کے رضوان اللہ علیہم

ثُمَّ الرِّضَا عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعَنْ عُمَرٍ

پھر راضی ہو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر سے

وَعَنْ عَلِيٍّ وَّعَنْ عُثْمَانَ ذِي الْكَرَمِ

اور حضرت علی اور حضرت عثمان سے کہ وہ صاحب کرم ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

مَا رَنَّحَتْ عَذَبَاتِ الْبَانِ رِيْحُ صَبًا

جب تک کہ صبا درخت بان کی شاخوں کو ہلائے

وَاَطْرَبَ الْعِيْسَ حَادِي الْعِيْسِ بِالنَّغَمِ

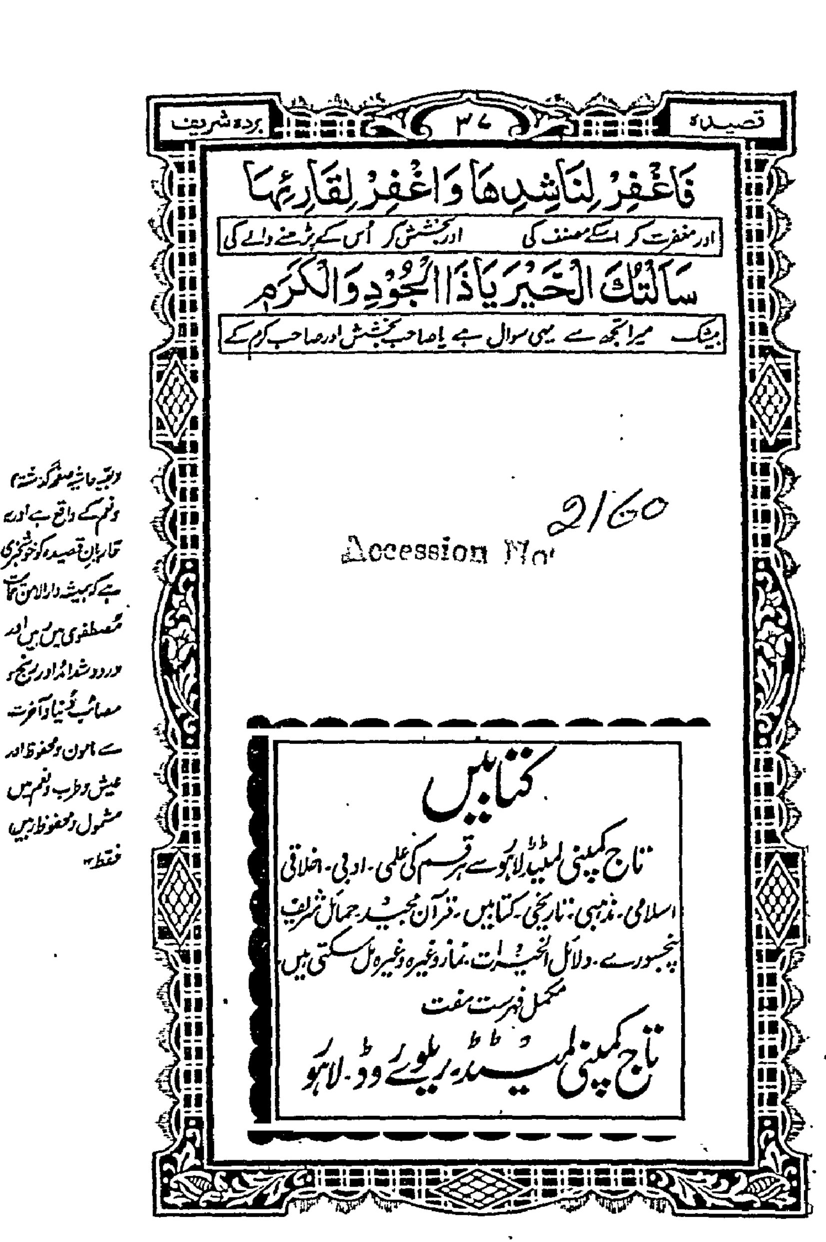
اور اونٹوں کو طرب میں لائے حدی کہنے والا نغموں سے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) منقلب ہو جائے اور دستاویز حسن ظن رحمت عام کی جو میرے ہاتھ ہے ردیدہ و پارہ نہ ہو اور بندہ گنہگار امید لطف و عنایت کی دنیا و آخرت میں تجھی سے رکھتا ہے کیونکہ سختیوں اور بلاؤں کو صبر و تحمل نہیں کر سکتا ہے

لے چونکہ ختم کلام کا اوپر درود آنحضرت صلعم کے موجب حسن خاتمہ ہے اور باعث قبولیت دعا کا ہے اس لئے ناظم رحمۃ اللہ کہتے ہیں کہ اے پروردگار عالمیان اپنی رحمت کاملہ کی بدلیوں کو جب تک کہ بادِ صبا درخت بان کی شاخوں کو ہلائے اور شتربان اونٹ کو اپنی نغمہ سرائی سے طرب و نشاط میں لاوے آنحضرت صلعم اور انکی آل بیت اور یاروں اور پیروی کرنے والوں پر کہ وہ اصحاب تقوی و طہارت ہیں نازل کر کہ ہمیشہ مثل باراں کے برستی رہیں اور تا قیام قیامت منقطع نہ ہوں۔

ےلہ اس قصیدہ متبرکہ کے برکات سے ہے کہ اس قصیدہ کی ابتدا لصورت لیس ہے اور انتہا بصورت طرب و عیش

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)



فَاغْفِرْ لِنَاشِدِهَا وَاغْفِرْ لِقَارِئِهَا

اور مغفرت کر اسکے مصنف کی — اور بخشش کر اُس کے پڑھنے والے کی

سَأَلْتُكَ الْخَيْرَ يَاذَا الْجُودِ وَالْكَرَمِ

بیشک میرا تجھ سے یہی سوال ہے یا صاحب بخشش اور صاحب کرم کے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) ونعم کے واقع ہے اور قاریانِ قصیدہ کو خوشخبری ہے کہ ہمیشہ دارالامن مقامِ مصطفوی میں رہیں اور درد و شدائد اور رنج و مصائبِ دنیا و آخرت سے مامون و محفوظ اور عیش و طرب و نعم میں مشغول و محفوظ رہیں فقط


قرآن پاک
کا پڑھنا کارِ ثواب
اس کا سمجھنا موجبِ خیر و برکت
اور
اس پر عمل کرنا ذریعۂ نجات
تاج کمپنی لمیٹڈ، لاہور - کراچی